Fikr-o-Nasar (Islamabad) 28:3 (1991)
© rasailojaraid.com

مغرب میں اسلام کا مطالعہ (۱۹۸۹ـ۱۹۹۰)

ڈاکٹر محمد خالد مسعود

ذیل کی سطور میں یورپ اور امریکہ میں گذشتہ دو سالوں (۱۹۸۹ ـ ۱۹۹۰) میں منعقدہ کانفرنسوں میں پیش کئے گئے مقالات کی ایک فہرست دی جا رہی ہے ـ اس فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی ممالک میں اسلام اور مسلمانوں سے دلچسپی میں جہاں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے وہاں اس میں وسعت اور گہرائی بھی آتی جا رہی ہے ـ

گذشتہ صدی میں استشراق کئی مراحل سے گذرا ہے جس میں مسلمانوں کے بارے میں کبھی عناد اور تعصب کا رویہ اختیار کیا جاتا، کبھی تجسس، ہمدردی ، لگاؤ اور کبھی ٹھنڈی تحقیق کا ـ شروع میں اسلام فہمی زبان اور ادب تک محدود تھی ، پھر ملکوں اور علاقوں کی تقسیم کے اعتبار سے اسلامی دنیا کا مطالعہ کیا گیا ـ اس میں نسلی اور لسانی زاویے غالب رہے ـ تاہم استشراق کو اکثر یہ احساس رہا کہ وہ اسلام فہمی میں کامیاب نہیں جا رہا ـ

اس کمی کے تدارک کے لئے بعض مغربی علماء نے استشراقی طریق تحقیق اور مفروضات کے تجزیے اور محاکمے کی ضرورت پر بھی زور دیا ـ اس تجزیے میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا گیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ اسلام کے مطالعے کے لئے عیسائیت اور یورپ کے تاریخی تجربے کو بنیاد نہیں بنایا جا سکتا ۔ اس تجربے کی روشنی میں جو مفروضات قائم کئے گئے وہ اسلامی معاشرت کے مطالعہ کے لئے صحیح نہیں تھے ۔ تاہم ابتدائی دور میں جب کہ غیر یورپی معاشروں کے مطالعے کے لئے کوئی مثالیں اور نمونے موجود نہیں تھے ، عارضی طور پر یورپی تاریخ اور عیسائی معاشروں پر تحقیقات کو مثال بنا کر ان سے مقدمات اخذ کئے گئے ۔

اگر اس طرز تحقیق کو عارضی سمجھا جاتا اور غلطیوں سے سبق سیکھ کر ان مفروضات کی مسلسل تصحیح ہوتی رہتی تو شاید بات آگے بڑھتی لیکن ہوا یہ کہ ان مفروضات کو حرف آخر سمجھ کر ان کے حساب سے نہ صرف اسلام اور مسلمانوں کو خانوں میں ڈال کر ان کی درجہ بندی کر دی گئی بلکہ ان کے مستقبل کے بارے میں بھی یا تو یہ پیشین گوئی کر دی گئی کہ یورپ کی طرح عالم اسلام میں بھی مذہب کا اثر بتدریج ختم ہوتا چلا جائے گا ، اجتماعیت کی جگہ انفرادیت کو فروغ ملے گا اور قومی ریاستوں کے قیام کے بعد غیر مذہبیت کا رواج ہوگا ۔ یا دوسری طرف یہ فیصلہ صادر کر دیا گیا کہ جہاں اسلام ہوگا وہاں جمہوری معاشرت نہیں آ سکتی اور مسلمان ترقی نہیں کر سکتے ۔ ۔

عالم اسلام میں استعمار سے آزادی کے بعد جو حکومتیں قائم ہوئیں ان پر اگرچہ مغرب زدگی غالب تھی تاہم قومی شناخت اور تشخص کے حوالے سے ماضی کی طرف رجعت اور مغرب سے بیزاری کا رجحان بھی پیدا ہوا ۔ مغربی علماء نے اسے قومیت اور علاقائیت کا اظہار گردانتے ہوئے عالم اسلام کا مطالعہ علاقائی اکائیوں میں کرنا شروع کر دیا لیکن یہ علاقائی تقسیم مصنوعی تھی کیونکہ یا تو اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تقسیم کا معیار برطانیہ کی عالمگیر جنگوں کے نقشے تھے یا مغربی ممالک کے علاقائی مفادات ـ یہی وجہ تھی کہ مغربی تحقیقات کے نتائج الٹ نکلتے رہے لیکن انہیں تسلیم کرنے کی بجائے مغرب انہیں رد کرتا رہا ـ مسلمان دانشوروں کی بات تو یہ کہ کر رد کی دی جاتی کہ اس میں جذباتیت اور جانبداری پائی جاتی ہے لیکن دوسری طرف مغرب کی معلومات کا دارومدار اکثر سفارت کاروں کی رپورٹوں، صحافیوں اور اخباری نامہ نگاروں کے سطحی اور سکہ بند تبصروں پر تھا ـ

مغربی نقطہ نظر کو پہلا دھچکا ۱۹٦۰ ـ ۱۹۷۰ کی دھائی میں تیل کے بحران سے پہنچا ـ اس کے بعد ۱۹۷۹ میں انقلاب ایران نے تو مغرب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ـ مغرب میں ایسے علماء کی بہت بڑی تعداد موجود تھی جو اسلام اور عالم اسلام کے مطالعہ کے لئے مسلمانوں سے دشمنی کی بجائے ہمدردی کو بنیادی شرط قرار دیتے تھے، اور مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو اسلام فہمی میں بجا اھمیت دیتے تھے ـ لیکن انہیں وقعت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا ـ ۱۹۷۹ کے بعد اس مکتب فکر کو علمی دنیا میں پہلی مرتبہ تسلیم کیا گیا ـ پچھلی دھائی میں اس مکتب فکر نے بہت کام کیا ہے اس کا تھوڑا بہت اندازہ ذیل کی علمی سرگرمیوں اور مقالات کے موضوعات سے ہو سکے گا ـ

خلیج کے بحران اور جنگ کے دوران پھر ۱۹۷۹ کی صورت حال دھرائی گئی ـ مغربی ممالک کی انتظامیہ، سیاست دانوں اور عسکری رہنماؤں کا نقطۂ نظر ان ممالک کے دانشوروں اور علماء کے قطعاً برعکس رہا ـ حال ھی میں ایک مذاکرے کے اختتام پر روس اور امریکہ کے دانشوروں نے ایک متفقہ بیان میں اس بات پر زور دیا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلیج کا مسئلہ عرب ممالک کا داخلی مسئلہ ہے اور انھی کو آپس میں مل کر حل کرنا چاھیئے یورپ اور امریکہ کو فوجی مداخلت نہیں کرنا چاھئیے ـ (کرسچیئن سائنس مانیٹر) دانشوروں کے اس نقطۂ نظر کو اگر نظر انداز نہ کیا جاتا تو امت مسلمہ کی انسانی جانوں کا اتنا قیمتی سرمایہ ضائع نہ ھوتا ـ

گذشتہ دھائی میں مطالعہ اسلام میں کیا پیش رفت ھوئی اس میں کیا کمی رھی اور آئندہ کس کام کی ضرورت ہے مجلس مطالعات مشرق وسطی کے صدر نے ایک حالیہ اجلاس میں اپنے خطبۂ افتتاحیہ میں ان امور کا جائزہ لیا ہے ـ ھم اس خطبے کا خلاصہ پیش کر رھے ھیں ـ

ـ (۱) ـ

خطبۂ صدارت مجلس مطالعات مشرق وسطی (اجلاس ۱۹۸۹)

انقلاب ایران، اور اس کے جلو میں ابھرنے والی احیائے اسلام اور بنیاد پرستی کی تحریکوں میں روز افزوں دلچسپی کو اب دس سال سے زیادہ ھونے کو آئے ھیں ـ ماضی میں یہ شکایت تھی کہ اسلام کی طرف توجہ بہت کم دی جاتی ہے اور مسلمانوں کے بارے میں لاعلمی اور عدم واقفیت مغرب کی خصوصیت سمجھی جاتی تھی ، اب صورت حال اس کے برعکس ھو چکی ہے ، اب اسلام کے بارے میں تصنیفات اور احیائے اسلام پر تحقیقات مغرب میں ایک منافع بخش صنعت بن چکی ھیں ـ ان گنت ماھرین پیدا ھو گئے ھیں جن سے حکومتیں ، ذرائع ابلاغ، تجارتی اور صنعتی ادارے ,,اسلامی بنیاد پرستی،، کے بارے میں مشورے حاصل کرتے ھیں ـ ان موضوعات پر مطبوعات اور مذاکرات کا ایک لامتناھی سلسلہ جاری ہے ـ اب وقت آگیا ہے کہ مستقبل میں تحقیق کے لائحہ عمل کو حقیقت پسندانہ بنیادوں پر استوار کیا جائے ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر ہماری خود پسندی اجازت دے تو ماضی کی غلطیوں سے ضرور سبق سیکھنا چاہیئے ۔ آج ہم ۱۹۶۷ء کی جنگ کے اثرات اور مشرق وسطی کے بارے میں اپنی علمی برتری کا طلسم ٹوٹنے کا ایسے ذکر کرتے ہیں جیسے یہ مسلمات میں سے ہے ، لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ مسلمات ہمارے ماہرین کی نظروں سے کیسے اوجھل رہے ۔ حالیہ تحقیقات بتاتی ہیں کہ گذشتہ ربع صدی کے عربی ادب میں اظہار ذات کا جذبہ اور شناخت کا تجسس بہت واضح ہو کر ابھرا ۔ اگر ایسا ہے تو پہلے اس کا علم کیوں نہیں ہو سکا ۔ ۱۹۷۰ کی دہائی میں پاکستان ، لیبیا، مصر، سوڈان، الغرض سارا عالم اسلام جن حالات و واقعات سے دوچار تھا اور جو نئے رجحانات ابھر رہے تھے ان کی طرف توجہ ۱۹۷۹ کے انقلاب ایران کے بعد ہی کیوں دی جا سکی ۔ ہماری رائے میں عالم اسلام کے صحیح مطالعہ میں مندرجہ ذیل امور رکاوٹ بنے رہے :

۱ ۔ غیر مذہبیت : مغرب میں مختلف علوم کی تدریس اور تحقیق میں غیر مذہبیت کو ایک بنیادی مسلمہ سمجھا جاتا ہے ۔ ترقی، روشن خیالی اور جدیدیت کا لازمی تقاضا یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سیاست سے مذہب کو علیحدہ رکھا جائے ۔ سیاسیات، تاریخ، اقتصادیات اور قوانین غرض ہر شعبہ میں غیر مذہبیت کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے ۔ اس حقیقت کو قطعاً درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا کہ اسلام کی تاریخ اس سے مختلف رہی ہے ۔ بیسویں صدی میں مذہب کو طرز حیات کی بجائے عقائد اور ضوابط کا مجموعہ سمجھا گیا اس کی وجہ سے مذہب کی اس سماجی قوت کی طرف جو معاشرے اور افراد کو حرکت اور تغیر عطا کرتی ہے توجہ نہ دی جاسکی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲ ۔ جمود : اسلام کو نظریاتی اور ثقافتی طور پر جامد فرض کیا گیا جس میں صدیوں سے کوئی تبدیلی نہیں آئی اور نہ ھی آئندہ آ سکتی ہے ۔ چند مسلمان مفکرین جنھوں نے تقلید کی بجائے اجتہاد اور اصلاح پر زور دیا انہیں اسلام کی روایت سے منحرف گردانا گیا ۔ اس نقطۂ نظر کو مسلمان قدامت پسند علماء کی حمایت سے مزید تقویت ملی ۔ ۱۹۶۰ ۔ ۱۹۷۰ کے بعد تجدد پسندوں کی بجائے قدامت پسندوں کو زیادہ مرکز توجہ بنایا گیا اور یہ سوال کسی نے نہیں اٹھایا کہ آخر تجدد پسندی کی تحریک محمد عبدہ (م۱۹۰۵ء) اور محمد اقبال (م۱۹۳۸ء) پر آکر کیوں رک گئی ؟

۳ ۔ حکومت اور خواص : اسلام فہمی میں بہت بڑی خامی یہ بھی رھی کہ اکثر تجزیہ نگاروں نے صرف حکومت، سرکاری اہلکاروں اور خواص کے نظریات اور رجحانات کو مرکز توجہ بنایا جو پہلے ھی مغرب کے نقطۂ نظر سے متأثر تھے ۔ چنانچہ اسلام فہمی ایک غلط رخ پر چل نکلی ۔ عوام، تحریکات اور عوامی رائے کو متأثر کرنے والے افراد اور طبقات کی طرف قطعاً توجہ نہیں دی گئی مثلاً علماء، مدارس اور تعلیمی ادارے تحقیقات کا موضوع نہیں بنے ۔

۴ ۔ عرب اور سنی مذھب : اسلام کے مطالعہ کا مطلب اکثر عرب دنیا اور سنی مذھب کا مطالعہ رھا ۔ چونکہ مصادر اسلام کی زبان عربی تھی اور اسلام کا آغاز عرب علاقوں سے ھوا اس لئے غیر عرب علاقوں کو ضمنی حیثیت دی گئی ۔ حالانکہ گذشتہ چھ صدیوں سے اسلامی تصنیفات عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی لکھی جا رھی ھیں اور اس وقت عرب دنیا سے باھر کے علاقوں میں آباد مسلمانوں کی تعداد بھی عربوں سے کہیں زیادہ ہے ۔ جیسے اسلام کے لئے عرب علاقوں اور عربی زبان کو مرکزیت دی گئی ، اسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ اسلام کے مطالعہ کے لئے سنی مذہب کا مطالعہ کافی ہے دیگر فرقوں اور مکاتب فکر کو غیر نمائندہ اور منحرف رجحانات سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا ۔

۵ ۔ ذرائع ابلاغ : جدید دور میں ذرائع ابلاغ نے ایک خاص تجارتی فضا تخلیق کی ہے جو علم و تحقیق کی منڈی کے رجحانات طے کرتی ہے ۔ تجارتی وجوهات کے پیش نظر اشاعتی ادارے، جرائد، ٹیلیویژن اور ذرائع ابلاغ ان رجحانات کی تقلید کے لئے مجبور ھیں ۔ ان منڈیوں اور ذرائع ابلاغ میں اسلام اور مسلمانوں کو ایک خاص صنف کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے علامتی الفاظ تشدد، بربریت ، دھشت پسندی، دقیانوسیت وغیرہ ھیں ۔ اسلامی رجحانات کی وضاحت کے لئے بنیاد پرست، قدامت پسند، انتہاء پسند وغیرہ اصطلاحات میں بات ھوتی ہے ۔ چونکہ مغرب میں غیر مذھبیت اور توسع پسندی مترادف الفاظ بن چکے ھیں اس لئے مذھب کی بات کرنا خصوصاً سیاست میں اس کے کردار کا ذکر خطرے کی گھنٹی سمجھا جاتا ہے اور اسے بنیاد پرستی کا نام دیا جاتا ہے ۔ اسی نقطۂ نظر کا نتیجہ ہے کہ چونکا دینے والی شخصیات اور تحریکات ھی مطالعہ اور تحقیق کا موضوع بنتی ھیں ۔ چنانچہ دیکھ لیجیئے کہ مصر کی جماعت تکفیر کے بارے میں جس کے ارکان کی تعداد بہت کم ہے کتنا کچھ لکھا جا چکا ہے اور تبلیغی جماعت جس میں لاکھوں مسلمان شامل ھیں مطالعہ کا موضوع نہیں بن سکی ۔

ایڈورڈ سعید کی استشراق پر تنقید اگرچہ بعض اوقات ضرورت سے زیادہ تند و تیز تھی لیکن انھوں نے استشراق کی خامیوں کو بے نقاب کرکے اور تحقیق و تصنیف کے میدان میں مغربی تعصبات کی نشاندھی کرکے بہت اهم خدمت سرانجام دی ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶ ۔ تقابلی مطالعے : اسلامی دنیا میں فکری رجحانات، تحریکات اور شخصیات کے بارے میں حقائق کے بجائے توقعات اور قیاسات کی بنیاد پر مطالعے پیش کئے گئے ۔ تقابلی مطالعے کے تقاضے پورے کئے بغیر ان رجحانات اور تحریکات کے بارے میں عمومی نتائج پیش کئے گئے اور ان تحریکات کی غلط درجہ بندی کی گئی ۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ تحریکات کا مطالعہ اس لئے مشکل ہے کہ تحریکات کے رہنما اور ان کے پیروکار حقائق کو خفیہ رکھتے ھیں بلکہ اس خرابی کی تین بڑی وجوہات یہ ھیں: (۱) معلومات جس قدر کم ھوں ان سے عمومی نتائج نکالنا اتنا ھی آسان سمجھا جاتا ہے تاھم محدود مثالوں سے استقرائی یا استخراجی طریقے سے نتائج اخذ کرنا بنیادی طور پر اصول تحقیق کے خلاف ہے۔ (۲) اسلامی علوم کے طلبہ زیادہ تر ماضی میں محدود رھتے ھیں اسی میں ان کی تربیت ھوتی ہے اور اسی پر کام کرتے ھیں ۔ (۳) اسلام کے بارے میں لکھنے والوں کی اکثریت نے نہ اسلام کا خصوصی مطالعہ کیا ہے اور نہ اسلامی علوم میں تربیت حاصل کی ہے۔ نہ اسلامی تحریکات کا تفصیلی مطالعہ کیا ہے اور نہ ھی ان کا با اثر شخصیات سے براہ راست رابطہ ہے۔ (۴) اسلام کے بارے میں عمومی تربیت کے فقدان اور اسلام کے متخصصین کی کمی کی وجہ سے محدود علاقوں اور شعبہ ھائے علوم میں محدود تخصص کے حامل علماء کو اسلام اور ساری اسلامی دنیا کے بارے میں عمومی مطالعہ پیش کرنے کا موقع ھاتھ آ گیا ۔ یہ حضرات اپنی معلومات کی کمی کو قیاس آرائی سے پورا کرکے سیاست، تاریخ، قانون، معاشرت، اقتصادیات غرض ھر موضوع پر سیر حاصل گفتگو کر ڈالتے ھیں ۔ چونکہ یہ علمی منڈی کی توقعات کے مطابق بات کہہ سکتے ھیں اس لئے ان کی تحریروں کو فوراً قبول عام بھی حاصل ھو جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحریکات کے بارے میں مطالعوں کی بنیاد اکثر اخباری شذرات اور تحریکات کی طرف سے شائع شدہ منشور اور دستاویزات ہوتے ہیں اور انہی کو حقائق شمار کیا جاتا ہے حالانکہ ان بیانات اور دستاویزات کا مقصد اکثر رابطہ عوام سے زیادہ نہیں ہوتا۔

۷۔ کثرت میں وحدت : البتہ یہ بات خوش آئند ہے کہ ماضی میں مغربی علماء اسلام کے حوالے سے کثرت میں وحدت کو تسلیم کرنے لگے ہیں لیکن اب بھی وحدت سے زیادہ کثرت کی طرف توجہ ہے۔ اسلامی ثقافت پہلو دار ہے اس میں معانی اور مطالب کی کئی تہیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے۔ مثلاً ,, اسلامی نظام،، کے نام سے اسلامی دنیا میں ملوکیت، آمریت، فوجی حکومت اور سیاسی اداروں پر علماء کی نگرانی وغیرہ مختلف طرز حکومت قائم ہیں۔ ایک طرف ان مختلف طرز ہائے حکومت کو اسلامی اور بنیاد پرست کہہ کر ایک ہی خانے میں ڈال دیا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ فیصلہ دے دیا جاتا ہے کہ اسلامی دنیا میں جمہوریت کبھی نہیں آ سکتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اختلافات اور اتفاقات دونوں کا مطالعہ کیا جائے اور امت مسلمہ میں تعبیر کے ان اختلافات اور نفاذ اسلام کے ان مختلف رجحانات کا زیادہ گہرائی سے مطالعہ کیا جائے۔

۸۔ ماضی سے الفت : مسلم علماء اور دانشور ماضی کو اکثر رومانوی انداز سے دیکھتے ہیں جس کی وجہ سے ایک طرف تو اسلامی معاشرت کا جامد اور غیر متحرک تصور پختہ ہو چکا ہے۔ دوسری طرف خود ماضی میں مسلم معاشروں نے جس حرکت، تغیر اور جدوجہد کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی قطعی طور پر نظر انداز ہو گیا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اسلامی فکر اور قانون پر حالات وواقعات جس طرح اثر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انداز ہوتے رہے ہیں انہیں فراموش کرکے خود انسانی تعبیرات کو وحی کا درجہ دے دیا گیا ۔ طرفہ تماشا یہ کہ بعض غیر مسلم علماء بھی اسی نقطہ نظر کے قائل نظر آتے ہیں حتی کہ وہ مسلمانوں سے بھی زیادہ ملاّ نظر آتے ہیں ۔ ایک طرف تو وہ اسلام کی اس صلاحیت کے منکر ہیں کہ وہ نئے دور کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے ، دوسری طرف جہاں بھی جدیدیت کی تحریکیں اور رجحانات پائے جاتے ہیں انہیں غیر اسلامی کہہ کر خارج از بحث قرار دے دیا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ دور جدید میں اسلامی دنیا میں جو معاشرتی تبدیلیاں آئی ہیں ان کا صحیح تناظر میں مطالعہ نہیں کیا جا سکتا ۔

مندرجہ بالا خامیوں کو دور کرنے کیلئے مستقبل میں مندرجہ ذیل امور پر زور دیا جانا چاہیئے ۔

۱ ۔ اسلامی معاشروں کا حقائق پر مبنی مطالعہ ، بالخصوص تقابلی انداز تحقیق کو اپنایا جائے ۔

۲ ۔ متنی تنقید کے اصول تحقیق اور سماجی علوم کے مناہج تحقیق کے امتزاج سے نیا طرز تحقیق تلاش کیا جائے ۔

۳ ۔ عالم اسلام کی عمومی اور خصوصی دونوں تصویروں پر بیک وقت توجہ ۔ علمی روایت کے ساتھ لوک ورثہ اور شہری معاشرت کے ساتھ دیہی معاشرت اور خواص کے ساتھ عوام کے مطالعہ کو بھی یکساں اہمیت دی جائے ۔

۴ ۔ سرکاری یا مستند اسلام کی بجائے عوامی اور مقامی مذاہب کے مطالعہ پر زور دیا جائے ۔

۵ ۔ علماء اور دینی مدارس کا تفصیلی اور گہرا مطالعہ کیا جائے ۔

۶ ۔ دور جدید کے ان نئے دانشوروں کے بارے میں تحقیقی مطالعات جو روایتی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے روایتی عالم تو نہیں کہلا سکتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن اپنی تصنیفات اور تحریکات کے ذریعے انھوں نے معاشرے میں علماء کا مقام حاصل کیا ہے۔ ایسے غیر روایتی علماء کی مثالیں سید قطب، مولانا مودودی ، حسن ترابی، رشید غنوشی، انور ابراهیم اور مہدی بازرگان هیں ۔

گذشتہ دو دھائیوں میں مغربی جامعات میں مشرق وسطی کے شعبہ کو جو فروغ ملا ہے اور اس میں جو تبدیلیاں آئی هیں اور مغربی علماء نے جو بہترین معیاری تحقیقات پیش کی هیں ان کی بنا پر امید ہے کہ مستقبل میں تحقیقات کا معیار بہتر ہوگا ۔

۔ (۲) ۔

فہـرست مقالات

مندرجہ ذیل فہرست مذکورہ ذیل علمی مذاکروں میں پیش کردہ مقالات کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ ان کو هم نے موضوعات کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔ یہ مقالات مختلف مغربی ملکوں میں پیش هوئے ۔ ان کے عنوانات کو هم نے اردو زبان میں بیان کر دیا ہے ۔ بیشتر فنی اصطلاحات کے اردو ترجمے ممکن نہیں تھے اس لئے ان کا مفہوم پیش کر دیا گیا ہے۔ هر اندراج کے آخر میں خطوط وحدانی میں عدد درج ہے۔ جو بتاتا ہے کہ یہ مقالہ کونسے مذاکرے میں پڑھا گیا ۔ یہ عدد مذکورہ ذیل کانفرنسوں اور علمـی مذاکرات کی فہرسـت کی عددی ترتیب کے مطابق ہے۔

اس فہرست کا مقصد یہ نہیں کہ ان دو سالوں میں هونے والی تمام کانفرنسوں کا ذکر آ جائے اور ان میں پیش کردہ تمام مقالات اس میں درج هو جائیں یقیناً اس میں متعدد مجالس و مقالات کا ذکر نہیں هوگا ۔ اگر اس فہرست سے مغرب میں مطالعہ اسلام میں جدید رجحانات اور ان کے پھیلاؤ اور تنوع کا کچھ اندازہ هو سکے تو هم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھیں گے ہمارا مقصد حاصل ہو گیا ۔ ان مقالات میں سے اکثر ابھی زیر طبع ہیں ۔ قارئین ان مقالات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے منتظمین مذاکرات کو جن کے پتے ضمیمے میں درج ہیں ، لکھ سکتے ہیں ۔

(أ) قرآن، تفسیر و حدیث

★ مستنصر میر ۔ ,,تلاوت سورت ،، (۱۷)

★ ایلفرڈ ٹی ویلش ۔ ,,قرآن مجید کی تفسیر اور ترجمے کا مسئلہ ،، (۱۷) ۔

★ اے ایچ ماتھیاس زاھنسیر ۔ ,,کلمۃ اللہ اور نبوت حضرت عیسی: ۔ سورۃ آل عمران کی آیات ۳۳ ۔ ٦٢ کی بیانیہ تحلیل ،، (۱۷)

★ محمود ایوب ۔ ,,کیا حضرت عیسی ابن اللہ ہیں ؟ قرآن اور تفسیری ادب میں ولد اور ابن کی اصطلاحات کا تجزیہ ،، (۱۷)

★ روون فائر سٹون ۔ ,,قرآن اور تفسیری ادب میں حضرت ابراھیم کے حج اور روحانی سفر کا تذکرہ،، (۱۷)

★ بی ٹاڈ لاسن ۔ ,,اخباری تفسیر ،، (۱۷)

★ ایلفرڈ ٹی ویلش ۔ ,,قرآن کے اپنے متعلق بیانات کے تفسیری مضمرات،، (۲۹)

★ اینتھونی جان ۔ ,,قرآن : فطری یا رسمی زبان ،، (۲۹)

★ ایم عبدالحلیم ۔ ,,سیاق اور اندرونی روابط : قرآنی تفسیر کی کلید ،، (۲۹)

★ جے ای وانسبورو ۔ ,,قرآن بطور الہامی کتاب ،، (۲۹)

★ عظیم نانجی ۔ ,,مطالعہ قرآن کے ادبی زاویے : امکانات اور تحدیدات،، (۲۹)

★ اینڈریو رپن ۔ ,,قرآن کے ذریعے بائبل کی تفسیر ،، (۲۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ اوری روبن ـ ,,مثانی کی اصطلاح کے مسائل ،، (۲۹)

★ عبدالقادر آئی طیب ـ : طبری کے ھاں ثقافتی علامتی اصطلاح ,فتنہ، کی تفسیر کا تحلیلی جائزہ (۲۹)

★ نارمن کالڈر : ,,تفسیر : طبری سے ابن کثیر تک : حضرت ابراھیمؑ کے قصے کی مثال کے حوالے سے ایک صنف کے بیان کے مسائل (۲۹)

★ ٹاڈلاسن : ,,اخباری شیعی طریقہ تفسیر ،، (۲۹)

★ ولفرڈ ماڈلنگ : ,,تشیع کی قرآنی بنیادیں ،، (۲۹)

★ محمود ایوب : ,,صوفی اور شیعی تاویل : قرآن کا باطنی رخ ،، (۲۹)۔

★ ایل کونراڈ : ,,طب اسلامی کی ابتدا میں قرآن کا حصہ ،، (۲۹)

★ وداد القاضی : ,,متأخر عہد امویہ کے عربی ادب پر قرآن کے اثرات : عبدالحمید کی نامہ نگاری کا مطالعہ ،، (۲۹)

★ اسماعیل کے ـ پونا والا : ,,تفسیر شیخ دروزہ،، (۲۹)

★ مستنصر میر :,, قرآنی سورت ایک اکائی : قرآنی تفسیر میں بیسویں صدی کی ایک پیش رفت ،، (۲۹)

★ اے آر قدوائی : ,, مسلم تفسیر قرآن میں بائبل کا استعمال : عبدالماجد دریابادی (۱۸۹۲ ـ ۱۹۷۷) اور مولانا مودودی (۱۹۰٦ ـ ۱۹۷۹) کے حوالے سے ،، (۲۹)

★ آرون زیسو : ,,ابتدائی ظاھری تفاسیر ،، (۲۹)

★ ایرک ڈکنسن : ,,ترمذی کی کتاب العلل میں چند کلامی موضوعات،، (۳۱)

(ب) اصول فقہ :

★ ایم برنانڈ : ,,قرون اولی میں اصول الفقہ: چند سوالات،،(۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- ★ جان برٹن :,, فقه اور تفسیر : اسلام میں زنا کی سزا ،، (۲۹)
- ★ جان مقدسی : اسلام میں شریعة کی حکمرانی کے اصول پر مصلحه کے اثرات،، (۲۹)
- ★ برنارڈ جی وائس : ,, اسلامی اصول فقه میں فتوی کا مقام ،، (۲۹) ۔
- ★ شرمن اے جیکسن : ,, تقلید اور شہاب الدین قرافی کا نظریه قانون خالص ،، (۲۹)
- ★ اے ۔ کیون رائن هارٹ : ,,اصول فقه کی ابتدا،، (۲۹)
- ★ محمد خالد مسعود : ,, ارتداد اور تفریق زوجین : مولانا اشرف علی تھانوی کا ایک فتوی ،، (۲۳)
- ★ برنکلی میسک : ,,دنیاوی تعبیر : مفتی ، فتوی اور اسلامی تاریخ ،، (۲۳)
- ★ ڈیوڈ پاورس : ,,قانونی اور معاشرتی تاریخ نگاری کے لئے فتوی بطور مصدر : چودھویں صدی کے فاس میں اوقاف کی آمدنی کے بارے میں مقدمات ،، (۲۳)
- ★ مانویلا ایم مارین : ,,قانون اور تقوی : قرطبه کا ایک فتوی ،، (۲۳)
- ★ فرحات زیاده : ,, فتوی اور قانونی نظام ،، (۲۳)
- ★ ماریا ایزابیل فیرو : ,, سب و شتم کے بارے میں ایک اندلسی فتوی ،، (۲۳)
- ★ بیبریوهانسن :,, جدید و قدیم فقها : کرایه کی جائداد کے بارے میں حنفی مفتیوں کے قانونی فیصلے ،، (۲۳)
- ★ ورڈیٹ رسپلرشائم : ,, حسین محمد مخلوف کا پوسٹ مارٹم کے بارے میں فتوی ،، (۲۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ رائن ھارڈ شلسے : ,, سعودی عرب میں افتا : عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ،، (۲۴)

★ جان ھنوک : ,,ذمیوں کے لئے عبادت گاہ کے حقوق : تلمسان میں پندرھویں صدی کا ایک فتوی ،، (۲۴)

★ مرسیڈیز گارسیا آرے نال : ,, محمد میارہ کی نصیحۃ المغترین : فاس کے بلدیّین کے بارے میں فتاویٰ کا مجموعہ ،، (۲۴)

★ اشرف غنی : ,,وفات مسیح اور ختم نبوت پر مفتی محمد شفیع کا فتوی ،، (۲۴)

★ محمود حداد : ,, غیر عرب کے اسلام کے بارے میں رشید رضا کا فتوی ،، (۲۴)

★ گریگوری کوز لاؤسکی : ,, مفتی جامعہ نظامیہ ، حیدر آباد دکن کے فتاوی میں اطاعت ، علاقائیت اور قانونی سند کا مسئلہ ،، (۲۴)

★ آرون لائنش : ,,تجدید کے عمل میں قبائلی معاشرے میں اسلام کے نفاذ میں فتوی کا کردار ،، (۲۴)

★ اوشا سانیال : ,, وھابی کافر ھیں : ,, احمد رضا خاں بریلوی اور حسام الحرمین ،، (۲۴) ۔

★ سیٹ وارڈ : ,, کیا ذمی بیوہ عورتوں کے لئے عدت ضروری ہے ؟ تقی الدین سبکی کا فتوی ،، (۲۴)

(ت) فقہ و قانون :

★ راجر ویبسٹر : ,, ھجرہ اور سعودی عرب میں وھابی تعلیمات کی اشاعت ،، (۱۰)

★ سمیع زبیدہ : ,, ھجرہ اور حج : مقدس اور عام مقامات ،، (۱۰)

★ جی آر ھاٹنگ : ,, دوسری خانہ جنگی میں حج ،، (۱۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ ڈومینیک اروائے : ,, اندلس کے حوالے سے حج کے اثرات پر ایک نظر ،، (۱۰)

★ آئی کے اے ہاورڈ : ,, مذھب تشیع میں زیارت کی اھمیت ،، (۱۰) ۔

★ ایل آئی کانراڈ : ,, طاعون سے نجات کے لئے حج : گولڈزیہر کا مشرق قریب کا مطالعاتی دورہ ،، (۱۸۷۳ ۔ ۷۴) ،، (۱۰)

★ اے ۔ شریف : ,, حدیث : نکاح ، زنا اور خاندان کا تصور،، (۵)

★ ڈیوڈ پاورز : ,, قرآن اور پہلی صدی هجری میں اسلامی عائلی قانون کا تسلسل ،، (۵)

★ پی ۔ کرون : ,, پہلی صدی میں بازنطینی اور رومی پس منظر میں اسلامی عائلی قانون ،، (۵)

★ بی برکو وٹز : ,, حالیه انگریزی عدالتوں کے فیصلے ،، (۵)

★ ایس پولٹر : ,, مغرب میں اسلامی عائلی قانون : کامن لا کے تجربات،، (۵)

★ جل کپیل : ,, فرانس میں اسلام : قانون اور ریاست ،، (۵)

★ جین کونرز : ,, جنوب مشرقی ایشیا میں اسلامی عائلی قوانین کے مقدمات ،، (۵)

★ بیری هوکر : ,, ایک اکثریتی مسلم ریاست میں اسلامی عائلی قانون : انڈونیشیا ،، (۵)

★ اینڈریو هکسلی : ,, تھائی لینڈ اور ملایشیا میں اسلامی عائلی قوانین اوز اقلیتیں ،، (۵)

★ ڈیوڈ پرل : ,, پاکستان میں نفاذ اسلام اور اسلامی عائلی قوانین ،، (۵) ۔

★ ورنر منسکی : ,, اسلامی عائلی قوانین میں اصلاحات اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھارت میں یکساں دیوانی ضابطہ کا مسئلہ ،، (۵)

★ بی اے صدیقہ : ,, بنگلہ دیش میں اسلامی عائلی قوانین ،، (۵)

★ مائیکل اینڈرسن : ,, اسلامی عائلی قانون اور استعمار ،، (۵)

★ نیل مرفی : ,, بھارت میں مطلقہ مسلم خاتون کا حق نفقہ ،، (۵)

★ شبلی ملاٹ : ,, عراقی اسلامی عائلی قوانین میں سنی اور شیعہ مذاہب ،، (۵)

★ شہلا حائری : ,, جدید ایران میں متعہ اور شادی بیاہ ،، (۵)

★ آئی ایچ : ,, مصر میں عائلی قوانین ،، (۵)

★ ایل ۔ ویلش مان : ,, قانون یا استثنا : مقبوضہ مغربی ساحل پر اسلامی عائلی قوانین ،، (۵)

★ آگوستینو کیلارڈو : ,, اسلامی قانون وراثت میں غلام کی حیثیت : نگاہ نو ،، (۷)

★ سعید امیر ارجمند : ,, دستوری قوانین کے تشکیلی مراحل ،، (۲۰) ۔

★ صبری سیاری : ,, ترکی میں اسلام اور بین الاقوامی تعلقات ،، (۲۰)

★ جوڈتھ رومنی ویگنر : ,, اسلامی قانون کے احکام خمسہ اور ان کے تالمودی متقابلات : دینی ریاست کے نظام میں قانون اور اخلاق میں مطابقت ،، (۲۱)

★ ڈیوڈ پاورز : ,,فقہ اسلامی میں قانون مرافعہ (۳۱) ۔

★ فوزی ایم نجار : ,, مصر میں شریعت اسلامی کا نفاذ ،، (۳۶)

(ث) دینیات : تقابل ادیان :

★ یان مرگ مان : ,, مورخ مذہب : اسلام کے روبرو ،، (۳)

★ آئنار توماسن : ,, اسلام کا فلسفہ مذہب ،، (۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ یان ہینگسن : ,, اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمات ,, (۳)

★ ارنسٹ وائزن برگ : ,, موسیٰ بن میمون کے رسالہ ,, ہلال کی تقدیس،، میں ,سینائی روایت ، کی اصطلاح کا استعمال ,, (۸)

★ میکائل اے سیلز : ,, اینوخ ۳ اور اسلامی ادب میں اس کا ذکر ,, (۱۷)

★ رچ مارٹن : ,, قرآن اور غیر مسلم دنیا ,, (۱)

★ گارڈن نیوبی : ,, یہود کے بارے میں قرآنی تصورات ,, (۱)

★ سڈنی گرفتھ : ,, عیسائیوں کے بارے میں قرآنی تصورات ,, (۱)

★ عظیم نانجی : ,, جنوبی ایشیا اور امریکہ میں غیر مذاہب کے بارے میں اسماعیلی تصورات کا تقابلی مطالعہ ,, (۱)

★ رچرڈ ایٹن : ,, بنگال میں غیر مذاہب کے بارے میں مسلمانوں کے تصورات ,, (۱)

★ مارک وڈ ورڈ : ,, انڈونیشیا میں غیر مذاہب کے بارے میں مسلمانوں کے تصورات ,, (۱)

(ج) کلام :

★ اوری سٹائن باخ : ,, غیر مذہبیت اور جمہوریت اسلامی نقطہ نظر سے ,, (۳)

★ زین قسام ھان : ,, وحی اور عقل کی ہم آہنگی میں ذہن کا کردار ,, (۱۷)

★ ایرک ایل آرمسبی : ,, نصیر الدین طوسی کے علم الکلام میں عقل کا منصب ,, (۱۷)

★ ہنری ایس ویزنر : ,, جب پلوٹینس ارسطو بن گیا : ,, ارسطو کا علم الکلام عربی میں ,, (۱۷)

★ عزیز العظمہ : ,, احیائے اسلام اور مغربی نظریات ,, (۲۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ جوزف فان ایس : ,, علم کلام کے نظریات و تصورات کی تاریخ „ (۱۸)

★ آر فرینک : ,, علم الکلام „ (۱۸)

★ ڈی جم آرے : ,, مسلم علم الکلام کے مطالعے میں توازن „ (۱۸)

★ جی اناوتی : ,, تصوف اور فلسفہ پر هم عصر تحقیقات کا جائزہ „ (۱۸) .

★ جے میکو : ,, ابن سینا کے رے کے قیام (۱۰۱۴ ـ ۱۰۱۵) کے دوران تحریر کردہ کتاب المعاد اور رسالہ الاضحویہ فی امر المعاد „ (۱۸)

(ح) لسانیات (لغت ـ صرف و نحو ـ بلاغت ـ معانی ـ کمپیوٹر)

★ مونیک برنارڈ : ,, نحویوں میں اختلافات : کسائی اور یزیدی „ (۷)

★ کنگا دیونیے : ,,عباسی عتهد کے اوائل میں علم لغت : تجربہ اور قیاس „ (۷)

★ کرسٹینا سکارزنسکا بوچسکا : ,, الجاحظ کے نظریہ بلاغت کے چند پہلو „ (۷)

★ جوزف ڈانا : ,, ربائی موشے بن عذرا کی ,,بیوت„ پر عربی اور صوفی اثرات„ (۱۸)

★ ندا ماردینی : ,, امریکن یونیورسٹی بیروت کے طلبا کی زبان میں تبدیلیاں„ (۱۲)

★ ایم مور : ,, بلاغت ارسطو کی عرب روایت „ (۱۸)

★ ایم ـ اے ـ محمد : ,,عربی اور انگریزی زبان میں ,,پی پی „ کی استدلالی حیثیت „ (۲۷)

★ کیتھ والٹرز : ,, کوربا (تونس) کی عربی زبان میں لسانیاتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامت ں کی ثقافتی لسانی توضیح ،، (۲۷)

★ رضا ابوحیدر : ،، بدلتی سرحدیں : بغداد میں مقامی بولیوں کی جانب رجحان پر جدید فصیح عربی کا اثر ،، (۲۷)

★ مشیرہ عید : ،،اسمائے ضمیر ، استفہام اور مطابقت ،، (۲۷)

★ ڈیوڈ ٹیسٹن : ،، یمنی ق کے عربی زبان سے علاوہ رابطے ،، (۲۷)

★ محاسن ایچ ابومنصور : ،، دو عرب بولیوں میں حروف علت کا اختصار ،، (۲۷)

★ جان پیئر انگو جارد : ،، عربی الفاظ کے اوزان میں صوتیاتی مادے کا کردار ،، (۲۷)

★ ایلن براسلو : ،، بولیوں کی صوتیات میں اوزان سے متعلقہ فرق ،، (۲۷)

★ لطفی حسین : ،، تجرباتی تاریخی علم صرف : عربی میں جمع مکسور ،، (۲۷)

★ کرک بنلاپ : ،، قدیم اور جدید فصیح عربی زبان میں غیر ذی عقل عوامل کے ساتھ تغیر پذیر مطابقت ،، (۲۷)

★ العباس بن مامون : ،، لغت سازی اور اعراب ،، (۲۷)

★ ایم اے محمد اور العباس بن مامون : ،، عربی زبان کے عوامل کی نمونہ بندی،، (۲۷)

★ جان آئزلی : ،، قاہرہ کی عربی میں معاون الفاظ ،، (۲۷)

★ احمد اتاونہ : ،، عربی ۔ انگریزی دولسانی بول چال میں علامات کا اختلاط ،، (۲۷)

★ لوری کینٹن : ،، صوتیات پر نظر ثانی ،، (۲۷)

★ نیلوفر حائری : ،، مذکر و مؤنث میں کتنا فرق ہے ؟ قاہرہ میں حروف حلقی کا مخرج ،، (۲۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ یارسولاف سٹیٹ کے وچ : ,, نسیب کے سات الفاظ ،، (۳۱)

★ الان ایس کایے : ,, کی نوبی کا ارتقا : ,, سوڈانی عوامی عربی کا تسلسل یا ذیلی اثرات ؟ ،، (۳۱)

★ ایم جی کارٹر : ,, زبان کے قواعد کی بنیاد افادے پر ہے : ابن جنی (م ۱۰۰۲ء) کی لسانی تصریف کا آفاقی نظریہ ،، (۳۱)

★ جارج کراٹکاف : ,,عراق کی عربی لغت کے بارے میں چند مشاهدات ،، (۳۱)

(خ) کمپیوٹر اور لسانیات :

★ آر۔ ثلوال : ,,بذریعه کمپیوٹر عربی لغت نویسی میں درجه بندیِ کے مسائل ،، (۹)

★ ایم ۔ ایس انور : ,, بذریعه کمپیوٹر لغت نویسی : قواعد صرف و نحو کی شمولیت میں مقدار کا تعین ،، (۹)

★ ایم فرحت : ,, عملی مخزن لغت عربی میں علم المعانی کے خواص ،، (۹)

★ ایم العانی : ,, ابہام ،، (۹)

★ ایم نور الدین : ,, انگریزی خوانوں کے لئے عربی زبان کی تدریس کا کمپیوٹر پروگرام ،، (۹)

★ پی روشنک : ,, عراباتن : عربی کی ترکیب صرفی و نحوی کا کمپیوٹر پروگرام ،، (۹)

★ نبیل علی : ,, تحریری عربی زبان کیلئے خود کار اعراب،،(۹)

★ کینتھ بیسلی ، ٹموتھی پک والٹر اور سٹوارٹ نیوٹن : ,, عربی زبان میں دو سطحی ترکیب نحوی ،، (۹)

★ ٹی مولر : ,, عرب دنیا کا برقیاتی ذرائع ابلاغ کے ذریعے رابطه،، (۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ یو عبیدلی : ,, اشاریہ سازی کے لئے عربی زبان کے کثیر اللغاتی مخزن الفاظ کی تشکیل ,, (۹)

★ آئی عثمان : ,, انگریزی میں لکھے عربی ناموں کے حصول کا الگورزم ,, (۹)

★ ایم اے شلال : ,, ذاتی اور تعلیمی مقاصد کے لئے انجنیئرنگ کی اصطلاحات کی لغت ,, (۹)

★ ایم۔ جیاد : ,, آئی بی ایم ذاتی کمپیوٹر کے لئے عربی کمپیوٹر پروگرام ,, (۹)

★ ڈی پارکنسن : ,, عربی کی تدریس کے لئے ھائپر کارڈ ,, (۹)

★ اے براکٹ اور ایم پیج : ,, لیڈز اور کمبرج میں کمپیوٹر کے ذریعے عربی زبان کی تدریس کا منصوبہ ,, (۹)

★ اے۔ اے فہمی ، جے ڈگلس کلارک اور ایم این اے ابراھیم : ,,عربی کا مشینی ترجمہ ,, (۹)

★ آر اے کمبر : ,, اینڈریوز یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں الناشر المکتبی ,, (۹)

★ اے۔ عبیدلی : ,, میکنٹاش کمپیوٹر کی تعریب ,, (۹)

★ کے ایس وکور : ,, میکنٹاش کمپیوٹر کے ذریعے عربی نویسی ۔ ایک صارف کے تجربات ,, (۹)

★ ایئس الیمانی : ,, سافٹ ویر (کمپیوٹر پروگرام) کے تخمینہ کی جدول ,, (۹)

★ ڈی۔ ابڈو : ,, عربی کمپیوٹر اصطلاحات کا ایک مطالعہ ,, (۹)

★ ایچ سید اور ایچ منائمنہ :,,وریم: عربی نما پروگرامی زبان،،(۹)

★ ایم این میخائیل ، اے صلاح ، اے سعد اللہ ، آر عبدالرحمن، ایم حبیب : ,, عربیبیا : عربی نویس کمپیوٹر،، (۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ جے آئیلٹس : ,, شمالی امریکہ کے مخزن کمپیوٹر میں عربی معاون کا خاکہ ,, (۹)

★ پروفیسر ڈومبر اؤسکی : ,, علم اللغات اور کمپیوٹر : ایک نئے صوتیاتی رسم الخط کی ضرورت ,, (۹)

★ سی ایچ جسو : ,,عربی نقل حرفی: ایک کمپیوٹر کا نظام,,(۹)

★ ایف حکیم: ,,دوزبانی کمپیوٹر کی معیار بندی کی ضرورت,,(۹)

(د) ادبیـات :

★ آئی آرنیٹن : ,, رحلہ ابن جبیر : ہیئت، علامتی معانـی اور کلامی زاویے,, (۱۰)

★ رشید العنانی : ,, مصـری افسـانـوی ادب میـں رحلــہ کا استعمـال ,, (۱۰)

★ فاطمہ موسی محمد : ,, رحلہ ابن فاطمہ ,, مصنفہ نجیب محفوظ : مسافر مثالی ریاست کی تلاش میں ,, (۱۰)

★ فیدوا مالتی ڈگلس : ,, شاعری اور اسلاف : فیدوا طوقان کی سوانح عمری,, (۲)

★ ولیم حاناوے : ,, کیا کلاسیکل فارسی شاعری کا کوئی ضابطہ ہے ,, (۲)

★ طلعت ہلمان : ,, ترکی شاعری کا تنقیدی جائزہ ,, (۲)

★ وکٹوریہ ہولبروک : ,, شاعری میں مباحثے : ترکی میں جدید تنقیدی ادب میں دیوان کے حامی اور مخالفین ,, (۲)

★ مائیکل بیرڈ ، عدنان حیدر : ,, اپنے اسلاف چنیے ـ ایڈونیس کے مہیار دمشقی کا مطالعہ ,, (۲)

★ حسابرا ویبر: ,,لوک ورثہ اور ادبی ضابطہ: تونس ایک مثال,,(۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ شریف ماردن : ,, ضابطه کی عوامی خلاف ورزیاں : ترکی میں نقشبندی ادب ,, (۲)

★ آر بی سارجنٹ : ,, الجاحظ کی کتاب البخلاء کا ترجمه ,, (۷)

★ ثاماس ایوانیی : ,, امالی ,, (۷)

★ نانا کارڈزے : ,, لیبردی کاسس کی اصطلاحات کا جائزه ,, (۷)

★ رینا ڈورومی : ,, عباسی عہد کے کلاسیکی عربی ادب میں قصه نویسی کا آغاز ,, (۷)

★ ولف هارٹ هائنریش : ,, المتنبی کے هاں معانی ,, (۷)

★ آری شیرز : ,,اندلس کی عربی اور عبرانی رجزیه شاعری,,(۸)

★ سگریڈ کاهلے : ,, ادب اور جدید دنیائے اسلام ,, (۳)

★ مرینا سٹاغ : ,, جدید عربی ادب میں مذهب کا مسئله ,, (۳)

★ نبیل عبدالفتاح : ,, مغربی خواتین اور مشرقی مرد : تین عربی ناولوں کا تجزیه ,, (۱۲)

★ معیره کلوران : ,, ادب میں ترک اور قبرصی تشخص میں مسابقت ,, (۱۲)

★ رابرٹا میکالف : ,, خضر : مشرق وسطی اور بلقان کا بین الثقافتی هیرو ,, (۱۲)

★ گریک نوآکس : ,, جنگ کا جذباتی المیه : ,, سمندر کسے یاد ہے : مصنفه محمد دیب ,, (۱۲)

★ اسیل ڈیک : ,, گرٹروڈبیل : سیاح اور بادشاه گر ,, (۱۲)

★ کیرولائن عطیه : ,, دو هم عصر لبنانی ادیب خواتین : لیلی بعلبکی اور حنان الشیخ ,, (۱۲)

★ جی پی ماتوی ایسکایا : ,, سیفیریس کی قدیم عربی میں تصنیفات ,, (۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ فیدوا مالتی ڈگلس : ,, احیائے اسلام کا ادب ,, (۲۰)

★ سوزان پنکی سٹیٹس کیوچ : ,, قبل از اسلام قصیدہ اور نجات کی شاعری : علقمہ ابن عبادہ کی مفضلیہ ۱۱۹ اور کعب بن زھیر کی بانت سعاد ,, (۳۱)

★ ایمیل ھومرین : ,,تعزیتی ادب : ابوحیان کے مراثی نضار,,(۳۱)

★ فرانکلن ڈی لوئیس : ,, آگ اور پانی : ایک فارسی ردیف کا شجرہ نسب ,, (۳۱)

★ فدوا مالٹی ڈگلس : ,, بے جوڑ حصے : عربی ادب میں جسم پر کلام ,, (۳۱)

★ کلیر ساسی برٹ : ,, مابعد الجاھلیہ عرب شاعری میں متوازیات ,, (۳۱)

★ ولیم سمتھ : ,, اعداد سے تصویر نگاری ,, (۳۱)

★ رالفت ایم ۔ کوزی : ,, طہ حسین اور صیہونیت ,, (۳۱)

(ذ) فلسفہ ۔ منطق ۔ علم النفس :

★ محمد ارکون : ,, ہم عصر مسلم فکر کا ایک تجزیہ ,, (۳)

★ پال ای واکر : ,, اسلامی فکر میں افلاطونیت ,, (۱۷)

★ جے جولیویرے : ,, عرب مصنفین اور یونانی فلاسفہ کی شخصیات ,, (۱۸)

★ سی ۔ بافیونی : ,, رسائل اخوان الصفا میں قدیم فلاسفہ ، حکما اور سائنسدانوں کے اقتباسات ,, (۱۸)

★ یو ۔ روڈالف : ,, نام نہاد امونیس کا عقائد نامہ : اسلامی دنیا میں نو افلاطونیت کی منتقلی پر ایک نظر,, (۱۸)

★ جی ۔ ٹروپو : ,, یونانی فلسفہ اور میراث علمی کے رواج اور منتقلی میں سریانی زبان کا کردار ,, (۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ ایچ هیوگنارڈ راش : ,, یونانی فلسفه کی عربی زبان میں منتقلی میں سریانی زبان کا رابطه ،، (۱۸)

★ ایس وان ایبٹ : ,, عناصر اربعه پر ابن سینا کی لاطینی کتاب : ایک نسخه کا مطالعه ،، (۱۸)

★ جی ـ فرائیڈ نتھال : ,, عربی سے عبرانی تک : عصور وسطی میں منتقلی علوم کی چند خصوصیات ،، (۱۸)

★ ایم ـ جی ـ بتی گیسڈون : ,, بغداد کا بیت الحکمة ،، (۱۸)

★ ایف ـ میشو : ,, تاریخ علوم میں طبقات پر تصانیف کا جائزہ ،، (۱۸)

★ ایم ـ ٹی ـ دانش پژوه : ,, سترھویں صدی کے ایران کا ایک غیر معروف فلسفی ،، (۱۸)

★ جی ـ اینڈریس : ,, عرب ارسطو اور اسلام میں علوم عقلیه کی اکائی ،، (۱۸)

★ جے ـ لانگ ھاوے : ,, الفارابی کا فلسفه لسانیات ،، (۱۸)

★ ایس ایچ ـ بٹرورتھ : ,, ابن رشد کا رساله الضروری فی المنطق اور اس میں تصور اور تصدیق کی اصطلاحات کا استعمال ،، (۱۸)

★ اے ـ العمرانی جمال : ,, ابن رشد کی منطقی تحریروں میں سوال کا کردار،، (۱۸)

★ ایم ـ عود : ,, ارسطو کی بلاغت کی عرب روایت ،، (۱۸)

★ مہرزاد بروجردی : ,, انقلاب کے بعد ایرانی فکر کا ھیگل ، ھائیڈیگر اور پاپر سے واسطه ،، (۲۰)

★ میکائیل میکر : ,, ترکی کے مسلم دانشور،، (۲۰)

★ چارلس ای بٹرورتھ : ,, ارسطو کی جدلیات کی تشریح ابن رشد کے قلم سے ،، (۲۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ جمال الدین العلوی : ,, ابن رشد کا نظریہ برھان،، (۲۰)

★ محمد میشابی : ,, ابن رشد کی مابعد الطبیعات میں جدل وبرھان ،، (۳۰)

★ جوسپ پویگ : ,, بالضرورۃ اور بالقوۃ کے بارے میں چند معروضات،، (۳۰)

★ جمال الدین العلوی : ,, ابن رشد کی جدلیات اور برھان ،، (۳۰)

★ روڈالف ھوف مان :,, ابن رشد کی مابعد الطبیعات میں منطق خصوصی میں زور استدلال ،، (۳۰)

★ عبدالعلی العمرانی جمال : ,, ابن رشد کے ھاں امارات کی بنیاد پر استدلال،، (۳۰)

★ مائیکل مارمورا : ,, نظریہ برھان اور ابن رشد کی نقد غزالی کی مختصر تشریح ،، (۳۰)

★ آرتھر ھائمن : ,, ابن رشد کی تھافت التھافت میں برھانی ، جدلی اور سوفسطائی استدلالات،، (۳۰)

فلسفہ

★ ایلفریڈ آئیوری : ,,النفس کی شرح متوسط میں ابن رشد کا جدلیاتی استدلال ،، (۳۰)

★ رچرڈ ٹیلر : ,,ابن رشد اور تصور ،، (۳۰)

★ علی اوملیل : ,,مناھج الادلہ میں جدلیات اور سیاسیات ،، (۳۰)

★ محسن مھدی : ,,ابن رشد کی شرح ,,جمھوریت ،، میں جدلیات اور برھان ،، (۳۰)

★ پیٹرھیتھ : ,,ابن سینا کی نفسیات : فلسفہ اور مجاز ،، (۳۱)

★ شاہ رخ اخوی : ,,سید قطب : فلسفہ کا افلاس اور اسلامی روایت کا ردعمل ،، (۲۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تصوف

- جیمز مورس : ,,بنی نوع انسان اور آخرت ،، (۱۱)
- میکائیل سیلز : ,,ابن عربی کے مطالعہ انسان میں مادہ اور روح ،، (۱۱)
- ایلٹن ھال : ,,حقیقت انسانی ، تصور اور تنزیہ ،، (۱۱)
- فریدہ مارٹینیز : ,,تفرید حق ،، (۱۱)
- پیٹر یبانگو : ,,انسان : حقیقت و معنی ،، (۱۱)
- سیمون فٹال : ,,ابن عربی کے نظریہ ختم الاولیا میں نبوت و ولایت ،، مصنفہ شوڈوکتز پر تبصرہ ،، (۱۱)
- کارل ارنسٹ : ,,محمد غوث گوالیاری کے ھاں یوگا اور تصوف ،، (۱۷)
- ایلین گوڈلاس : ,,روز بہان بقلی کے متصوفانہ فکر میں صوفیانہ قانون اور تخریب ،، (۱۷)
- ولیم ای ۔ شٹک : ,,نفس اور روح کا مناظرہ : کیا شریعت وحدت وجود کی نفی کرتی ہے ،، (۱۷)
- ویلیری ھاف مین لاڈ : ,,ھم عصر تصوف میں صوفیانہ واردات اور صحو ،، (۱۷)
- ایم شاڈ کیوکز : ,,ابن عربی کی تعلیمات کی اشاعت ،، (۴)
- اے ۔ قارا مصطفی : ,,تصوف کو ھردلعزیز بنانے میں تارک دنیا درویشوں کا کردار (۴)
- جے مورس : ,,روحانی علم کی اشاعت : کردستان کے اھل حق میں تجلی اور بیعت ،، (۴)
- ایچ البودراری : ,,صوفیا کس چیز کی اشاعت کرتے ھیں ؟ چودھویں صدی کے بلاد مغرب میں صوفیانہ رسوم ،، (۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ اے حمودی : ,,مراکو کے معاشرے میں صوفیا کے سفرناموں کی حیثیت „ (۴)

★ کرسچین ڈی کوبرٹ : ,,وقف : برکت کا نظریہ اور علم کی اشاعت „ (۴)

★ جے دخلیه : ,,جنوبی تونس میں صوفیا کےخاندانی روابط„(۴)

(س) ریاضی

★ سی ہوزل : ,,عرب ریاضی میں نظریه متوازیات „ (۱۸)

★ ای بروئنز : ,,اقلیدس کی مشکلات „ (۱۸)

★ آر۔ راشد : ,,ابن سہل اور القوهی : انعطاف اور علم هندسه „ (۱۸)

★ بی روزن فیلڈ : ,,الخوارزمی ، الماهانی اور ثابت بن قرا کا کرّاتی علم مثلثات „ (۱۸)

★ ایچ بیلوستا : ,,ابراهیم بن سنان کے ہاں ترکیب اور تحلیل „ (۱۸)

★ ایس شلہوب : ,, الخوارزمی اور سبط الماردینی (ابن فلوس) کے حساب سے وصیت و میراث کے سوالات کے حل „ (۱۸)

★ ایس برنتس : ,, ابن فلوس کی ریاضی میں تصانیف„ (۱۸)

★ جے ایل برگرن : ,,ابو سہل القوهی (دسویں صدی) کی سائنسی تصنیفات „ (۱۸)

★ وائی ۔ ڈالڈ سامپلونیس : ,,الکاشی کے طریقه سے مقرنس کا رقبه „ (۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ **ایم سویسی** : ,,بلاد مغرب کی سائنسی تصنیفات میں قانون وراثت اور فلکیات کے میدان میں اطلاقی ریاضیات کے بعض مسائل ,, (۱۸)

★ اے ۔ ایلارڈ : ,,بارھویں صدی عیسوی مین الگورزم پر لاطینی رسائل : مندرجات اور مصنفین ,, (۱۸)

★ کے ۔ شملا : ,,چین اور عرب کی ریاضیاتی تصنیفات میں عددی مساوات کے حل کے جدولی طریقوں کا موازنہ ,, (۱۸)

★ ٹی لیوی : ,,عبرانی ریاضی کی روایت میں متوازیات کے اصول موضوعہ : عرب ماخذ اور جدید پیش رفت ,, (۱۸)

★ **ڈی هل : ,, عرب مکانکی هندسیات : تحقیقات کی تازہ ترین صورت حال ,, (۱۸)**

★ ایم ۔ روجانسکایا : ,,عرب علم میکانکیات میں ریاضی کے طریقے ,, (۱۸)

(ش) **فلکیات**

★ آر مولون : ,,عرب مسلم فلکیات میں بطلیموس کی کتاب مقدمات کا کردار ,, (۱۸)

★ ڈی کنگ : ,,آٹھویں صدی سے دسویں صدی تک اصطرلاب کی نشوونما,, (۱۸)

★ جارج سلیبا : ,,مراغه کا علم فلکیات کا ورثه ,, (۱۸)

★ جے سامسو : ,,اندلس میں فلکیات :**چند عمومی معروضات,,(۱۸)**

★ آرمر سیے : ,,زیج ایلخانی اور اسلامی فلکیات کی دیگر تصنیفات کی یونانی زبان میں منتقلی ,, (۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ص) **دیگر علوم قطعیه**

★ اے حسنوی : ,,ارسطو کی طبیعیات پر عربی شروح میں علم الحرکت کی تشریح ،، (۱۸)

★ اے ایم هائنن : ,,درآمده سائنسی طریق تحقیق اور اسلامی اقدار،، (۱۸)

★ آر ایم ایس انصاری : ,,قرون وسطی کے هندوستان میں عربی زبان میں علوم قطعیه کی آمد اور پیش رفت ،، (۱۸)

★ ای احسان اوغلو : ,, عثمانی عهد کے علوم کی تاریخ کے میدان میں تحقیقات کے بارے میں چند معروضات ،، (۱۸)

★ ٹی فهد : ,,مساحت ارضی پر تصنیفات کے عربی تراجم ،، (۱۸)

★ پی لوری : ,,عرب الکیمیا کے فروغ کے دور پر تبصره ،، (۱۸)

★ ایف میشو : ,,تاریخ علوم میں طبقات پر تصانیف کا جائزه (۱۸)

★ جے علوی : ,,ابن رشد کے هاں ریاضی اور طبیعیات میں مماثلت کا مسئله ،، (۱۸)

(ض) **عـــلم طب**

★ اے ایم مولین : ,,انیسویں صدی کے آخر تک طب عرب کا سفر : مصر اور تونس کے حوالے سے ،، (۱۸)

★ اے زید اسکندر : ,,معمول کے جنسی رویے کے بارے میں رازی کے نظریات ،، (۱۸)

★ بی مسلم : ,,ابن سینا کے هاں طب اور نظریه حیاتیات ،، (۱۸)

★ مهدی محقق : ,,اسلام میں طبی مکاتب فکر ،، (۱۸)

★ ایف ۔ ساناگستن : ,,ابن سینا کے علم طب میں نظریه علم ،، (۱۸)

★ اے کانو : ,,اسکوریال کے مخطوطه نمبر ۸۷۶ کے حوالے سے ابو القاسم الزهراوی کے نظریات جراحت کا مطالعه ،، (۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ ڈی ۔ جاکوارٹ : ,,قرون وسطی کے بلاد مغرب میں طب عرب کی منتقلی کے خصائص ،، (۱۸)

★ ایمیلی سیویج سمتھ : ,,قرون وسطی کے اسلام میں جراحت جسم انسانی کا نظریہ اور تعامل : مشرق کا مغرب کو جواب ،، (۳۵)

★ جیمز کے اوٹر : ,,مشرقی علوم طب کی لاطینی مغرب میں منتقلی میں ساراشل کے الفریڈ کا کردار ،، (۳۵)

(ط) عمرانیات ، معاشرت ، بشریات

★ مونا ابوسنہ : ,,بین الثقافتی روابط ،، (۳)

★ رشیدہ پٹیل : ,,اسلام اور خواتین کا مقام ،، (۳)

★ سعد الدین ابراهیم : ,,جدید مسلم تحریکات کے عمرانیاتی پہلو ،، (۳)

★ انکیجا پیٹر و وچ : ,,یہودی صفاردی گیتوں اور بوسنیا کے روایتی مسلم لوک غنائیوں میں باهمی رابطے (۸)

★ اینز میکان بیکر : ,,مائیں ، بیٹے اور قبائلی روایات ، ,,ستماری روز ،، : لبنان ۱۹۷۵ میں مذهب ،، (۱۲)

★ الزبتھ فرنیا : ,,ثقافت نویسی : نسلیات کی تمثیل میں جنس کے مسائل ،، (۱۲)

★ هیو ۔ رابرٹس : ,,الجزائر میں مردم شماری ،، (۱۳)

★ حنا ۔ پی ڈیوس : ,,مراکو کے ایک قصبہ میں غیرت کی جدلیات ،، (۱٦)

★ برنڈ لیمبرٹ : ,,وسطی بحرالکاهل اور مشرق قریب میں عصمت نسواں کے معانی ،، (۱٦)

★ لنڈا ایم پلیس : ,,زیب و زینت کا خیال : عبوری دور میں ترکی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ایک گاؤں میں عورتوں کی خود آرائی ،، (١٦)

★ میکائیل ای میکر : ,,ترکی میں نئے مسلمان دانشور ،، (١٦)

★ نوال ایچ عمار : ,,بدلتی دنیا میں بچوں کی صحت : بالائی مصر کے ایک گاؤں کا دوسری بار سفر ،، (١٦)

★ سانڈرا ڈی لین : ,,آنسو گیس اور ربڑ کی گولیاں : مشرق وسطی میں بچوں کی صحت پر خانہ جنگی کے اثرات ،، (١٦)

★ رشدی الحمادی: ,,مصر میں اسلامی مراکز طب ،، (١٦)

★ باربرا لارسن : ,,دینی تشخص اور سماجی تغیرات : مصری دیہات میں عیسائی مسلم روابط ،، (١٦)

★ پیسٹر ایف شوگر : ,,دھقان : عثمانی عہد کے بلقان میں سب سے کم متاثر سماجی طبقہ ،، (١٦)

★ عزیز العظمہ : ,,علم عجائبات : بربر قبائل عربوں کی نظر میں ،، (١٠)

★ ای سیوان : ,,اغوا کا رواج : جدیداردن میں قبائلی رواج اور اسلامی قانون ،، (۴)

★ راگولا قریشی : ,,جگہ کے تصور پر دوبارہ غور : کینڈا میں جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے تجربات : (۴۰)

★ پنینا وربنر : ,,زمین پر اللہ کے نام کی مہر : برطانوی مسلمانوں میں ذکر کی رسم اور جگہ کی تقدیس (۴۰)

★ وکٹوریہ ریبن : ,,جگہ بنانا یا جگہ تعمیر کرنا : یورپ اور امریکہ میں سینیگال کے تاجر ،، (۴۰)

★ مصطفی دیوپ اور لارنس میشلاک : ,,جزیرہ فرانس کے گھروں میں اسلام اور نسب : فرانس میں مسلمانوں میں تصور مکان کی مقبولیت (۴۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ امینہ بیورلی میکلاوڈ : ,,فلاڈلفیا میں افریقی مسلمانوں کے مکانات : ثقافتی تشکیل وتفریق کی جگہ (۴۰)

★ ھائیڈی لارسن : ,,پاکی کا پاکستان سے تعلق کب سے ؟ لندن میں بھارتی اکثریت کے مضافاتی علاقوں کے پاکستانی بچوں میں مذھبی تشخص کا اظہار ،، (۴۰)

★ عظیم نانجی : ,,جماعت خانہ بطور مرکز : مغرب میں نزاری اسماعیلی معاشرت،، (۴۰)

★ گلزار حیدر : ,,میرے مسلمان بھائی ایک مسجد کا نقشہ بنا دو ،، (۴۰)

★ سوزاں سلائموکس : ,,نیویارک شہر میں دکانوں سے ملحقہ مساجد،، (۴۰)

★ فلیچرے دسیتو : ,,برسلز کی زمین پر مسلمانوں کی تعمیرات کے مطالعہ کے لئے مواد ،، (۴۰)

★ جان ایڈ : ,,اسلام ، مذھبی عمارات اور لندن میں زمین ،، (۴۰)

★ روتھ مینڈل : ,,شہری جگہ کے چند مفاھیم اور استعمالات: مغربی برلن میں ترکی کے مہاجرین ،، (۴۰)

★ باربرا میٹکاف : ,,نئے مدینے : برصغیر ھندوپاک کے اندر اور باھر روحانی احیا اور تبلیغی جماعت ،، (۴۰)

★ ورنن شوبل : ,,ھر روز عاشورہ ، ھر جگہ کربلا : شمالی امریکہ کے شیعہ مسلمانوں میں کربلا بطور مقدس مقام ،، (۴۰)

(ظ) سیاسیات

★ جوزف کاچی چیان : اسلام اور مشرق وسطی کی سیاست ،، (۳)

★ راشدہ یا سین : ,,بلاد مغرب اور قومی تعمیر کا عمل ،، (۱۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- ★ عبدالجلیل تمیمی : ,,بلاد مغرب کی ریاست میں تحفظ ,, (۴)
- ★ تھامس بارفیلڈ : ,,اندرون ایشیا اور قبائلی قوت کے دائرے ,, (۱۵)
- ★ ثام آلسن : ,,منگولی ایران میں اقتدار کے آئینی جواز کی بدلتی شکلیں ,, (۱۵)
- ★ پیٹر گولڈن : ,,قرون وسطی میں یوریشیا کے قپچاق : سٹیپے میں عدم ریاستی (۱۵)
- ★ رچرڈ ھخٹ اور راجر فریڈ لانڈ : ارض مقدس کی سیاسیات : یروشلم میں الحرم الشریف ,, (۱۵)
- ★ ڈینیل گاف مان : ,,بدامنی کی سیاست : عثمانی عہد میں بندرگاھوں کے شہروں میں تاجر اور سفارت کار (۳۲)
- ★ ایلس گولڈ برگ : ,,کیا اسلامی ,, شہر ,, کا وجود تھا (۳۲)
- ★ میکائیل رائمر : ,,انیسویں صدی میں عرب بندرگاھیں : اسکندریہ بیروت اور تونس میں سماجی طبقات ,, (۳۲)
- ★ ھنری منسن : آزاد مراکو میں اسلام کا سیاسی کردار (۱۴)
- ★ رچرڈ پینل : ماضی کی بنیاد پر اجماع : قدیم سیاسی نظریات کی طرف رجوع کے فوائد اور ضرر : لیبیا اور مراکو کا موازنہ ,, (۱۴)

(ع) اقتصادیات

- ★ علي بهائی جوب : ,,بلاد المغرب اور یورپی مشترکہ منڈی : روابط اور مستقبل ,, (۱۴)
- ★ نجیب حرابی : ,,مراکو میں زرعی حکمت عملی : ۱۹۵۶ تا ۱۹۸۸ ,, (۲۳)
- ★ ھانسن لوف گرین : ,,مصر میں زراعت پر تحقیقات (۲۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ احمد سلام اور حامد زنگینہ : ,,اسلامی بنکاری کی عملداری میں مرکزی بنکاری کا جائزہ ،، (۲۳)

(غ) دعوت

★ مارک گابوریو : ,,شمالی ہندوستان کے دیہات اور نیپال میں اسلامی اصلاحی تعلیمات کی اشاعت ،، (۴)

★ محمد خالد مسعود : ,,تبلیغی جماعت کے تصور دعوت میں بین الاقوامی عناصر ،، (۳۹)

★ مارک گابوریو : ,,تبلیغی جماعت کا بین الاقوامی دور ،، (۳۹)

★ محمد طالب : ,,تبلیغی جماعت میں شریک افراد کی زندگی میں نظریاتی تغیر ،، (۳۹)

★ سید زین الدین : ,,بھارت میں تبلیغی جماعت کی دعوت ،، (۳۹)

★ ایس ایچ عزمی : ,,کینیڈا میں تبلیغی جماعت کی دعوت ،، (۳۹)

★ فیلیچے دسیتو : ,,بلجیم میں تبلیغی جماعت کی دعوت ،، (۳۹)

★ محمد طوزی : ,,مراکو میں تبلیغی جماعت کی دعوت (۳۹)

★ ارشد مسعود : ,, نائیجیریا میں تبلیغی جماعت کی دعوت ،، (۳۹)

★ عبدالرحمن الداعی : ,, ملایشیا میں تبلیغی جماعت کی دعوت ،، (۳۹)

(ف) تعلیم

★ سمیر خلاف : ,,مشرق وسطی میں تبشیر اور توسع پسند تعلیم ،، (۲۰)

★ لوئی برینر : ,,آج کے مالی میں دینی مدارس ،، (۴۰)

★ جرے برکی : ,,مملوک قاہرہ میں اسلامی اعلی تعلیم ،، (۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ق) فنـو ن لطیفـه

★ سمیر عشراوی : ,,ثقافتی اظہار کے ذریعے مدافعتـی جنگ : اسرائیلی تسلط کے دوران فلسطینی موسیقی ,, (۱۲)

★ جے ایم راجرز : ,,تاریخی مصادر فنون لطیفه ,, (۱۳)

★ پی کنے او : ,,شہری منصوبه بندی ,, (۱۳)

★ آرھیلین برانڈ : ,,فن تعمیر اور زیبائش ,, (۱۳)

★ ای ـ گالڈی ایری : ,,تعمیراتی تحفظ ,, (۱۳)

★ پی لوری آنو : ,,ماحول ,, (۱۳)

★ پی ـ سکارنیچپیا : ,,موسیقی ,, (۱۳)

★ او ـ واٹسن : ,,ظروف سازی ,, (۱۳)

★ آر ـ ایچ پنڈر ولسن : ,,بلور اور شیشه ,, (۱۳)

★ جی کورا ٹولا : ,,ھاتھی دانت اور لکڑی کا کام ,, (۱۳)

★ ای آٹل : ,,ھیرے جواھرات ,, (۱۳)

★ اے ـ ایس میلیکبان شروالی : ,,دھات کا کام ,, (۱۳)

★ ای جے گروبے : ,,نقاشی کوچک ,, (۱۳)

★ ایل ڈبلیو میکی : ,,پارچه بافی ,, (۱۳)

★ آر ـ پنّر : ,,قالین بافی,, (۱۳)

★ یوسف سمعان : ,,الجزائری تمثیل اور سامراجی تجربه ,, (۱۴)

★ جے سی شبریئر : ,,موسیقی : خمسیات کے دائرے : آھنگ کا نظام اور صوتیات کے عرب طریقے ,, (۱۸)

★ ایرک اے گولڈمان : ,,اسرائیلی سینما میں عربوں کے بارے میں بدلتا ھوا تصور,, ۲۱)

★ جاھن جے یی یاپناس : ,,عثمانی عہد میں بازنطینی فنون لطیفه کی روایت (۲۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

* ایمیلی کلینن : ,,عثمانی عہد میں بازنطینی موسیقی کی روایت ،، (۲۵)
* والٹر بی ڈینی : ,,عثمانی اور صفوی دور میں فنون لطیفہ اور شاہی تحائف کے تبادلے ،، (۲٦)
* معصومہ فرہاد : ,,سوزوگداز : سترھویں صدی میں مغل اور صفوی فنون لطیفہ کے رابطے کا مطالعہ،، (۲٦)
* لیلی ایس دیبا : ,,لاکھ کا کام اور بین الاقوامیت : سولھویں صدی کی ابتدا میں صفوی مصور جلد بندی ،، (۲٦)
* آئرین اے بیریان : ,,وینس کے شہروں پر عثمانی چھاپ سترھویں صدی کے جزیرہ کریٹ کا مطالعہ،، (۲٦)
* ہولی ایڈورڈز : ,,وادی سندھ میں بارھویں صدی تک مقابر کافن تعمیر ،، (۲٦)
* پال ای بوزنسکی : ,,بی کی کلید میں ،، وہ جو کسی نے نہیں دیکھا ،، : بابا افغانی کے نغمہ کے چار جواب ،، (۳۱)

(ک) تاریخ اسلام

صدر اسلام (٦۱۲ ـ ٦٦۰)

* بواوتاس : ,,ایران اور افغانستان میں اسلام ،، (۳)
* روز نتھال ہیگن باتھم : ,,ساتویں صدی عیسوی میں نیگو کے علاقے کا زوال،، (۱۷)
* کینتھ جی ہالم : ,,باز نطینی قیساریہ کے سقوط کی اثری شہادات ،، (۱۷)
* رابرٹ شک : ,,اردن ، ٦۱٦ سے ٦۳٦ تک (۱۷)
* نیل اے سلبرمان : گرجتے قافلے : مسلم اور فلسطینی آثار میں ایرانی فتوحات کی تصویریں ،، (۱۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ زبیگنوٹی فیما : جنوبی ماورائے اردن میں اسلامی فتوحات : نئی تحقیقات کی روشنی میں „ (۱۷)

★ محمد ارکون : هجرت : تاریخ اور قصه (۱۰)

بنو عباس (۷۵۰ ـ ۱۲۵۸)

★ برنڈراڈی کرے : ,,عباسی عہد کے عالمی وقائع ناموں کی ترتیب و درجه بندی „ (۷)

★ سوزان ریجینا ٹوڈٹ : ,,عباسی عہد کے اواخر (۱۲۲۵ ـ ۱۲۵۸) ـ میں انتظامی امور „ (۷)

★ ایچ این کینڈی : ,,خلافت عباسیه کا مالی نظام „ (۷)

عہد سلطنت ـ مغلیه ـ صفویه ـ عثمانیه

★ اے منا : متاخر سلطنت عثمانیه کے فلسطین میں طبقه خواص میں تغیر و ثبات „ (٦)

★ ایم سٹراهمر : ,,انیسویں صدی میں عہد عثمانی کے شام میں تعلیم و تدریس (٦)

★ کے قاسمیه : ,,روحی الخالدی : عثمانی عہد کے اواخر میں یروشلم میں ثقافت کی اشاعت „ (٦)

★ ای روگان : ,,عثمانی عہد سلطنت کی آخری دهائـی میـں نابلس ، دمشق اور یروشلم سے سرمایے اور سرمایه کاری کی قضا السلط میں منتقلی „ (٦)

★ جے مکارتھی : عثمانی سلطنت اور دور انتداب میں شام اکبر میں ترقی کے آبادیاتی اور سماجی اشاریے „ (٦)

★ بی ـ ماسٹرز : ,,سترھویں اور اٹھارھویں صدی میں شام کے لئے سلطنت عثمانیه کی حکمت عملی „ (٦)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرون وسطی (عمومی) (۱۲۰۰ ـ ۱۸۰۰)

- ★ سہیلہ امیر سلیمانی : ,,قرون وسطی کی فارسی نگاری میں ضوابط کی پابندی ،، (۲)
- ★ جی ریکس سمتھ : ,,ابن المجاور کی رہنمائے عرب (ساتویں صدی ھجرت) اور مشرقی روابط (۷)
- ★ مائیکل نارڈبرگ : ,,جب اسلام دنیا کے مرکز میں تھا اور یورپ سرحدوں پر ،، (۳)
- ★ برنارڈ لویس : ,,تاریخ یہود کی دستاویزات : عیسائی ، مسلم اور غیر مذہبی انخلا ،، (۸)
- ★ ماریو روز سینکال : ,,قرون وسطی کا ھسپانیہ کہاں ہے ؟ ،، (۲)
- ★ ایچ تو آتی : ,,سولہویں اور سترھویں صدی سے بلاد مغرب میں علمی ثقافت کی منتقلی کا خاندانی ماحول اور روابط،،(۴)
- ★ والنسی : ,,سترھویں صدی کے تلمسان میں علما : علاقائی ماحول میں آفاقی روایت ،، (۴)
- ★ سی ارنسٹ : ,,خاندانی تواریخ اور تذکرہ صوفیا : مسلم ہندوستان میں تاریخ نگاری ،، (۴)
- ★ راس ای ڈن : ,,ابن بطوطہ سرحدوں کی تلاش میں : نئی سرحدوں کی طرف مسلمانوں کی ھجرت ،۱۰۰۰ـ۱۵۰۰،،(۱۰)

دور جدید (۱۸۰۰ ـ)

- ★ یان ھیارپے : ,,تاریخ اسلام بطور ھم عصر سرکاری زبان،، (۳)
- ★ بینگٹ کنسٹن : ,,اسلام اور مغرب کے روابط میں مسائل و مشکلات ،، (۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- ★ بی ـ ابو منه : ,,صوبه شام کا قیام اور خاتمه ١٨٦٥ـ١٨٨٨،،(٦)
- ★ ڈی ـ شوالیے : ,,شامی ضمیر اور اس کی تمثیل : انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں ،، (٦)
- ★ فلپ خوری : ,, شام میں امراء کی سیاست : چند وضاحتیں،،(٦)
- ★ کے بربیر : ,,مادی زندگی اور مراعات : قسام میں عسکری اندراجات کی بنیاد پر اٹھارھویں صدی کے دمشق میں چند علماء کی دولت کا جائزہ ،، (٦)
- ★ ایم معوذ : ,,اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں شام میں علما کی حیثیت میں تبدیلیاں،، (٦)
- ★ ٹی فلپ : ,, اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں عکرہ میں سیاسی اقتدار اور اس کی ھیئت ،، (٦)
- ★ عبدالکریم رفیق : ,, روایتی نظام میں شہر اور دیہات : اٹھارھویں صدی کے ربع اول میں دمشق کا جائزہ ،، (٦)
- ★ جے پی پاسکوال : ,, انیسویں صدی کے اواخر میں سلطنت عثمانیه کے خاتمه کے بعد کا دمشق ،، (٦)
- ★ ایچ گاو بے : ,, حلب کے رھائشی علاقے ،، (٦)
- ★ اے ریمانڈ : ,, اٹھارھویں صدی میں حلب میں سماجی اقتصادی گروہ بندی اور شہری جغرافیه ،، (٦)
- ★ اے کوھن : ,, ارض مقدس میں عیسائی آبادی کی پسپائی : سولھویں صدی کی ایک تحریر کی روشنی میں انیسویں صدی کی ایک سجل کا تجزیه ،، (٦)
- ★ ڈبلیو ڈی ھٹروتھ : ,, سولھویں اور انیسویں صدی کے دوران الجزیره میں آبادکاری ،، (٦)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ این لوئیس اور ڈی ڈویز : ,,, انیسویں صدی کے اوائل میں حما کے علاقے کی زمین اور آبادی : محکمہ شرعیہ کی دستاویزات "(٦)

★ ایم منڈی : ,, جنوبی حوران کے دفاتر اراضی میں دیہی زمین کی نقشہ نویسی " (٦)

★ کے کرایسر : ,, متصرف مصطفی ضیا پاشا : شام میں ایک عثمانی اہل کار کی آبادکاری اور ملکیت اراضی " (٦)

★ جی گلبر : ,, اقتصادی روابط کے بدلتے اطوار : شام اور عراق " (٦)

★ لنڈا شلنسر : ,,شام اکبر کا قحط (۱۹۱۵ ـ ۱۹۱۸) " (٦)

★ آئی رابنووچ : ,,بلاد شام اور شامی قومیت : جدید نظریات کے تاریخی منابع " (٦)

★ اے هیومان : ,,سیاسی شعور اور ثقافتی تشخص : تاریخ شام کی تصنیف و تعبیر کے بارے میں چند معروضات " (٦)

★ عبداللہ الکرد : ,,الانتفاضہ کے دوران متبادل عوامی تعلیم " (۱۲)

★ جیروم بیکن وائنر : ,,شمالی افریقہ میں اقتصاد اور سیاست کی طالع آزمائی " (۱۴)

★ جاھن مارکس : ,,بیسویں صدی کے آغاز سے ۱۹۳۰ تک استعماری اقتدار کے متصادم پہلو : بنی مزاب کی غیر معمولی مثال " (۱۴)

★ جاھن رائٹ : ,,لیبیا ۱۹۴۳ ـ ۱۹۵۱ " (۱۴)

★ ولیم هوئی سنگٹن : ,,فرانس اور اسلام : بحر متوسط کی مجلس اعلی اور فرانسیسی شمالی افریقہ " (۱۴)

★ کلیر سپنسر : ,,هسپانوی محروسہ اور طنجہ بر تسلط ۱۹۴۰ " (۱۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ محمد کنیب : ,,الجزائر کی فرانسیسی فتوحات پر مراکو کے اثرات ،، (۱۴)

★ سالم مزھود : ,,الجزائر میں گلاس ناسٹ : بربر قوم پرستوں کی سرگرمیاں ،، (۱۴)

★ جاھن ایڈمز : ,,اتحاد مغرب کا مستقبل ،، (۱۴)

★ محمد شتو : ,,اتحاد مغرب کا مستقبل ،، (۱۴)

★ کین شٹائن : ,,انتفاضہ اور بغاوت فلسطین (۱۹۳۶ ـ ۱۹۳۹) : ایک تقابلی مطالعہ ،، (۱۹)

★ بارڈ اونیل : ,,مسلح جدوجہد کے تناظر میں انتفاضہ کا مطالعہ ،، (۱۹)

★ ھیلینا قبان : ,,تنظیم آزادی فلسطین اور انتفاضہ ،، (۱۹)

★ میکائیل ایم لاسکیئر : ,,فرانس اور شمالی افریقہ کے یہودی : عالمی اسرائیلی اتحاد کا الجزائر، مراکو اور تیونس کے اعلی فرانسیسی تعلیم یافتہ طبقوں سےسیاسی سامنا (۱۹۱۹ـ۱۹۳۹)،،(۲۲)

★ راشیل سیمون : ,,روایت میں اندرونی تبدیلی : انیسویں اور بیسویں صدی کے لیبیا کی یہودی آبادی میں خواتین ،،(۲۲)

★ جینٹ آفاری : ایران (۱۹۰٦ ـ ۱۹۲۰) میں کمیونزم اور سماجی جمہوریت کے مابین مباحثے (۲۲)

★ ریوا ایس سیمون : ,,بغداد کی یہودی آبادی پر تنظیمات کے اثرات ،، (۲۲)

★ ڈونا رابنسن ڈیوائن : ,,انقلاب ترکان احرار اور فلسطین ،، (۲۲)

★ سارا ریگوینر : ,,انقلاب صغیر ، پنچاس روٹن برگ اور فلسطین ،، (۲۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ پالمیرا برمٹ : ,,انقلاب فرانس اور عثمانی استانبول (۱۹۰۸ ـ ۱۹۰۹) میں زبان اور صحافت ,, (۲۲)

★ رشید خالدی : ,,انقلاب فرانس بطور نمونہ اور مثال : ۱۹۰۸ کے عثمانی انقلاب کے بعد عربی صحافت ,, (۲۲)

★ محمد توکلی ترکئی : ,,انقلاب فرانس کے نظریات اور ایران میں دستوری تصورات ,, (۲۲)

★ جاک رومانی : ,,لیبیا میں اٹلی کی استعماری حکومت کے خلاف مقامی رد عمل ,, (۲۲)

★ کلاڈیو سیگرے : ,,اٹلی کے ,,عظیم افریقہ ,, نعرے کے مقامی جوابات : تقابلی تناظر میں ,, (۲۲)

★ فینی کولونا : ,,قید خانہ بطور تربیت گاہ : انیسویں صدی کے آخر میں الجزائر کے مجرمین ,, (۱۰)

★★★★★

کانفرنسیں اور علمی مذاکرات

ذیل میں ۱۹۸۹ اور ۱۹۹۰ میں منعقد ہونے والے مذاکرات اور کانفرنسوں کو تاریخ وار ترتیب دیا گیا ہے۔ ان میں جو مقالات پیش ہوئے ان کی فہرست اوپر دی گئی ہے۔

۱ ـ ,,اسلام اور تاریخ ادیان،، (۲ ـ ۵ مارچ ۱۹۸۹) ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی ـ یو ایس اے ـ

۲ ـ ,,مڈل ایسٹرن لٹریری سیمینار،، سالانہ اجلاس (۸ ـ ۹ اپریل ۱۹۸۹) اوھایو سٹیٹ یونیورسٹی، اوھایو، یو ایس اے ـ

۳ ـ ,,سٹاک ھالم کانفرنس آن اسلام،، ((۱۳ ـ ۱۶ اپریل ۱۹۸۹) سٹاک ھالم، سویڈن ـ

۴ ـ ,,اسلام میں مذہبی ثقافت کی اشاعت کے طریقے،، (۲۷ ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۰ اپریل ۱۹۸۹)پرنسٹن یونیورسٹی (یو ایس اے) ۔

۵ ۔ ,,اسلامی عائلی قوانین : ریاست کا تشخص اور اقلیتی حقوق،، (۱۸ ۔ ۱۹ مئی ۱۹۸۹) سکول آف اورینٹل سٹڈیز ۔ لندن ۔ انگلینڈ ۔

۶ ۔ ,,اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں بلاد شام ۔ تاریخی تجزیہ میں خصوصی اور عمومی عوامل،، ۔ (۵ ۔ ۹ جولائی ۱۹۸۹) ، یونیورسٹی آف ایرلانگین ۔ نورمبرگ ، جرمنی ۔

۷ ۔ ,,سکول آف عباسی سٹڈیز ،، تیسری دو سالہ کانفرنس (۳۱ جولائی ۔ ۵ اگست ۱۹۸۹) ، یونیورسٹی آف سٹیٹ اینڈریوز ۔

۸ ۔ ,,ورلڈ کانگرس آف جیوئش سٹڈیز،، دسواں اجلاس (۱۶ ۔ ۲۴ اگست ۱۹۸۹) ، یروشلم ۔ اسرائیل ۔

۹ ۔ ,, مذاکرہ :,,عربی اور انگریزی میں دو زبانی کمپیوٹنگ،، (۶ ۔ ۷ ستمبر ۱۹۸۹) مڈل ایسٹ سنٹر، یونیورسٹی آف کیمبرج، انگلینڈ ۔

۱۰ ۔ ,,ھجرہ ، حج اور رحلہ ،، (۱۹ ۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹) شعبہ عربی، علوم اسلامیہ ۔ یونیورسٹی آف ایکسٹر ، انگلینڈ ۔

۱۱ ۔ ,,حقیقت انسانی ،، تیسرا سالانہ سمپوزیم (۳۰ ستمبر ۔ یکم اکتوبر ۱۹۸۹) محی الدین ابن عربی سوسائٹی ، یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، برکلے ، یو ایس اے ۔

۱۲ ۔ ٹیکساس ایسوسی ایشن آف مڈل ایسٹرن اسکالرز ۔ سالانہ اجلاس (۲۰ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۹) ، رائس یونیورسٹی ، ھوسٹن ، یو ایس اے ۔

۱۳ ۔ ,,اسلامی آرٹ : تازہ صورت حال ،، (۲۷ ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۹) اسٹی ٹیوٹو سپیریورے پرلوٹیکنیشے دی کنزروازیونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دانی بنی کلتورالـی ای دل آمبی یانتے ۔ سیلینوتے ۔ اٹلی ۔

۱۴ ۔ ,,شمالی افریقه اور قومی ریاست،، (۹ ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۸۹) سکول آف اورینٹل سٹڈیز ، لندن ، انگلینڈ ۔

۱۵ ۔ ,,سٹیپی سے آمده حکمران : یوریشیا کی سرحدوں پر ریاست سازی،، (۱۵ ۔ ۱٦ نومبر ۱۹۸۹) سمتھ سونین میوزیم ۔ یو ایس اے ۔

۱٦ ۔ امریکن انتھراپولوجیکل ایسوسی ایشن : ۸۸ واں سالانه اجلاس (۱۵ ۔ ۱۹ نومبر ۱۹۸۹) ، واشنگٹن ، یو ایس اے ۔

۱۷ ۔ امریکن اکاڈمی آف ریلیجن اور مجلس مطالعه بائبل ۔ مشترکه سالانه اجلاس (۱۸ ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۸۹) ، اناهائیم ۔ کیلیفورنیا ۔ یو ایس اے ۔

۱۸ ۔ بین الاقوامی مذاکره تاریخ سائنس وفلسفه عرب (۲۲ ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۸۹) انستی توت دماند عرب ۔ پیرس ۔

۱۹ ۔ ,,اسرائیل اور انتفاضه : دو سال بعد ،، (۳ دسمبر ۱۹۸۹)، بالٹی مور هبریو یونیورسٹی ۔ یو ایس اے ۔

۲۰ ۔ ,,مشرق وسطی میں ثقافتی تبدیلیاں،، (۸ ۔ ۹ دسمبر ۱۹۸۹) ، امریکن یونیورسٹی ۔ یو ایس اے ۔

۲۱ ۔ ایسوسی ایشن فار جیوئش سٹڈیز : اکیسویں سالانه کانفرنس (۱۷ ۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۹) ، بوسٹن ۔ ماسا چوسٹس ۔ یو ایس اے ۔

۲۲ ۔ امریکن هسٹاریکل ایسوسی ایشن ، ۱۰۴ سالانه اجلاس (۲۷ ۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۹) ، سان فرانسسکو ۔ یو ایس اے ۔

۲۳ ۔ مڈل ایسٹ اکنامک ایسوسی ایشن سالانه اجلاس (۲۸ ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹) ، اٹلانٹا ، جارجیا ، یو ایس اے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۴ ـ ,,افتـا،، (۱۰ ـ ۱۳ جنوری ۱۹۹۰) ، مسلم معاشروں کے تقابلی مطالعہ کی مجلس (نیویارک) غرناطہ ـ سپین ـ

۲۵ ـ **بازنطینی تہذیب اور سلاوی دنیا** (۱۱ ـ ۱۳ جنـوری ۱۹۹۰) ، یونیورسٹی آف کیلیفورنیا ، لاس اینجلزـ یو ایس اے

۲٦ ـ **کالج آف آرٹ ایسوسی ایشن** ، سالانہ اجلاس (۱۴ ـ ۱۷ فروری ۱۹۹۰) ـ

۲۷ ـ **عربی لسانیات** : چوتھا سالانہ سمپوزیـم (۲ ـ ۳ مارچ ۱۹۹۰) ، ڈیٹرائٹ ، مشی گن ـ یو ایس اے ـ

۲۸ ـ ,,**مشرق وسطی میں لباس** ،، (۳ مارچ ۱۹۹۰) ، یونیورسٹی آف واشنگٹن ، یو ایس اے ـ

۲۹ ـ ,,**قرآن کریم : چودہ صدیاں : مسائل اور مستقبل** ،، (۲۱ ـ ۲۲ مارچ ۱۹۹۰) ، سکول آف اورینٹل سٹڈیز ، لندن ، انگلینڈ ـ

۳۰ ـ ,,**ابن رشد** ،، : **سمپوزیم آویریکم ۲**: (۲۱ ـ ۲۳ مارچ ۱۹۹۰) ، ہارورڈ یونیورسٹی ـ یو ایس اے ـ

۳۱ ـ ,,**مشرق وسطی میں جنگ اور خواتیـن : چیلنـج اور امکانات** ،، (۲۴ مارچ ۱۹۹۰) ، انسٹی ٹیوٹ فار ایڈوانسـڈ سٹڈی ، پرنسٹن ، یو ایس اے ـ

۳۲ ـ **امریکن اورینٹل سوسائٹی** : ۲۰۰ واں اجلاس (۲۵ ـ ۲۸ مارچ ۱۹۹۰) ، اٹلانٹا ، یو ایس اے ـ

۳۳ ـ ,, **عالمی نظام میں شہروں کی حیثیت**،، ۱۴ ویں سالانہ کانفرنس (۲۹ ـ ۳۱ مارچ ۱۹۹۰) پولیٹکل اکانومـی آف دی ورلڈ سسٹم ، یونیورسٹی آف واشنگٹن ، یو ایس اے ـ

۳۴ ـ ,,**ارض مقدس میں مذہبی فن تعمیر کی یادگاریـں** ،، (یکم اپریل ۱۹۹۰) ، نیویارک یونیورسٹی ـ یو ایس اے ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۵ ـ ,,صیہونیت اور مذہب ،، (۱ ـ ۴ اپریل ۱۹۹۰) ، برانڈائس یونیورسٹی ، یو ایس اے ـ

۳۶ ـ دی میڈیول اکیڈیمی آف امریکن اور میڈیول ایسوسی ایشن آف دی پے سی فک ـ مشترکہ سالانہ اجلاس (۵ ـ ۷ اپریل ۱۹۹۰) ، وینکوور ، کینیڈا ـ

۳۷ ـ امریکن ریسرچ سنٹر ان ایجپٹ ۴۲ واں سالانہ اجلاس (۲۶ ـ ۲۹ اپریل ۱۹۹۰) ، یونیورسٹی آف کیلیفورنیا ، برکلے ـ یو ایس اے ـ

۳۸ ـ ,,تاریخ اسرائیل : نئے زاویے : ریاست کے ابتدائی سال ،، (۱۳ ـ ۱۵ مئی ۱۹۹۰) ، لی ھائی یونیورسٹی ، یو ایس اے ـ

۳۹ ـ ,,تبلیغی جماعت اور بین الاقوامیت ،، (۷ ـ ۸ جون ۱۹۹۰) ، مسلم معاشروں کے تقابلی مطالعہ کی مجلس (نیوریارک) لندن ، انگلینڈ ـ

۴۰ ـ ,,اسلام کے لئے زمین : مغرب میں مسلمانوں کے مکانیاتی اظہار ،، (یکم نومبر ـ ۳ نومبر ۱۹۹۰) ، مسلم معاشروں کے تقابلی مطالعہ کی مجلس (نیویارک) مڈل ایسٹ سنٹر ، هارورڈ ، کمبرج ، یو ایس اے ـ

ضمیمہ

علمی انجمنیں

ذیل میں مغربی ممالک میں قائم ان علمی انجمنوں کی فہرست اور پتے درج ھیں جو اسلام ، مشرق وسطیٰ یا مسلم ممالک کے بارے میں تحقیق وتصنیف میں مصروف ھیں ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اســلام

۱ ـ امریکن کونسل برائے مطالعہ معاشرت اسلام

۱۳۸ ٹولنٹن ہال ، ولانـووا یونیورسٹـی ـ ولانـووا پی اے ۱۹۰۸۵ ـ یو ایس اے

۲ ـ سوشل سائنس ریسرچ کونسـل اور امریـکن لرنیـڈ باڈیـز ایسوسی ایشن کی مشترکہ مجلس برائے تقابلی مطالعہ مسلـم معاشرہ

۶۰۵ تھرڈ ایونیو ، نیویارک ، یوایس اے

۳ ـ امریکی مجلس علوم شرقیہ

یونیورسٹی آف مشی گن ، این آربر مشی گن ـ یو ایس اے

۴ ـ امریکی مدارس برائے تحقیقات علوم شرقیہ

۱۱۷ ڈبلیو ، ۴۰ اسٹریٹ ، سویٹ ۳۵۴ ، بالٹی مور ایم ڈی ۲۱۲۱۱ ، یو ایس اے

۵ ـ فرانسیسی انجمن برائے مطالعہ دنیائے عرب و اسلام

آفرے مام ، میزاں دلامیـدی ترانـے ، ۳ ـ ۵ ایونیـو پاستـور ، ۱۳۱۰۰ ، ایکس آں پرووانس ، فرانس .

۶ ـ انجمن مسلم حکمائے معاشرت

اے ایم ایس ایس ، پوسٹ بکس ۶۶۹ ، ہرانـڈن وی اے ۲۲۰۷۰ ، یوایس اے

۷ ـ شمالی امریکی مورخین فنون لطیفہ اسلامی

ہسٹری آف آرٹ ڈیپارٹمنٹ ، یونیورسٹی آف پینسلوانیا ، فلاڈلفیا پی اے ۱۹۱۰۴ ، یو ایس اے ـ

۸ ـ بین الاقـوامی انجمن تاریخ سائنس وفلسفہ عرب واسلام

ڈیپارٹمنٹ آف گورنمنٹ ، یونیورسٹی آف میری لینڈ ، کالج پارک ایم ڈی ۲۰۷۴۲ یو ایس اے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹ ۔ جنوب مشرقی علاقائی مذاکرہ برائے علوم اسلامیہ ومشرق وسطیٰ ۔
ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری ، مڈل ٹنے سی سٹیٹ یونیورسٹی ، مرفریس بورو ، ٹی این ۳۷۱۳۲ ، یو ایس اے

ب ۔ مشرق وسطی

۱۰ ۔ امریکی اساتذہ برائے امن مشرق وسطی
۴۱ ویسٹ ۳۳ اسٹریٹ سویٹ ۴۰۰ ، نیویارک ، این وائی ۱۰۰۰۱ ، یو ایس اے

۱۱ ۔ انجمن برائے مطالعہ نسواں مشرق وسطیٰ
۶۴ ، آلمنائی ایونیو ، پراوی ڈنس ، آر۔ آئی ۲۹۰۶ ۰ یو ایس اے

۱۲ ۔ انجمن اساتذہ زبان عربی
۴۰۷۲ کے ایچ بی ، برگھام ینگ یونیورسٹی، پرووو، یوٹی ۸۴۶۰۲، یو ایس اے

۱۳ ۔ انجمن عرب امریکن یونیورسٹی گریجویٹس
۵۵۶ ٹراپیلو روڈ ، بلمونٹ ایم اے ۲۱۷۸. ، یوایس اے

۱۴ ۔ برطانوی انجمن برائے مطالعہ مشرق وسطی
ڈیپارٹمنٹ آف پالیٹکس ، یونیورسٹی آف ایکسیٹر ، ای ایکس ۴۰۴ آر جے ، انگلینڈ ۔

۱۵ ۔ مرکز برائے بیرون ملک مطالعہ عربی
۱۶۱۹ میساچوسٹس ایونیو ، نارتھ ویسٹ واشنگٹن ، ڈی سی ۲۰۰۳۶ یو ایس اے

۱۶ ۔ یوروپی انجمن برائے مطالعہ مشرق وسطی ۔
یونیورسٹی آف پرووانس، ۲۹ ایونیو، رابرٹ شومان، ایکس آن پرووانس ، فرانس .

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۷ ۔ انجمن اقتصادیات مشرق وسطی
ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس ، یونیورسٹی آف ورمانٹ ،
برلنگٹن ، ورمانٹ ، ۵۴۰۵. یو ایس اے

۱۸ ۔ ادارہ مشرق وسطی ۔
۱۷۶۱ ، این اسٹریٹ این ڈبلیو، واشنگٹن ڈی سی
یو ایس اے

۱۹ ۔ انجمن لائبریرین مشرق وسطی
مڈل ایسٹ ڈیپارٹمنٹ ، هارورڈ کالج لائبریری کیمبرج ایم
اے ۰۲۱۳۸ ، یو ایس اے

۲۰ ۔ مذاکرہ ادبیات مشرق وسطی
انٹرنیشنل سٹڈیز ، ڈیوک یونیورسٹی ، ڈرهم این سی ۲۷۷۰۶ ،
یو ایس اے ۔

۲۱ ۔ مورخین قرون وسطی و مشرق وسطی
پوسٹ بکس ۷۰۵ اے ، ییل سٹیشن ، نیوهیون ، سی ٹی
۰۶۵۲۰ ، یو ایس اے

۲۲ ۔ کونسل برائے مشرق وسطی
فورڈ هام یونیورسٹی ، برانکس این وائی ۱۰۰۲۳ یو ایس اے

۲۳ ۔ منصوبہ برائے تحقیق و معلومات مشرق وسطی
سویٹ ۱۱۹ ، ۱۵۰۰ میسا چوسٹس ایونیو ، این ڈبلیو
واشنگٹن ڈی سی ۲۰۰۰۵ یو ایس اے

۲۴ ۔ مجلس مطالعات مشرق وسطی ،
۱۲۳۲ نارتھ چیری ایونیو ، یونیورسٹی آف ایری زونا ،
ٹسون ، ایری زونا ، ایو ایس اے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج ۔ ملک وار انجمنیں

۲۵ ۔ مطالعات افغانان ، پاڈرویانم ، پولینڈ

۲۶ ۔ امریکی ادارہ برائے مطالعہ ایران ، کولمبس ، اوھایو ، یو ایس اے

۲۷ ۔ مرکز برائے تحقیق و تجزیہ ایران ، نیو برنسویک ، نیوجرسی، یو ایس اے

۲۸ ۔ مجلس برائے مطالعہ ایران ، نیویارک ، یو ایس اے

۲۹ ۔ مجلس برائے مطالعہ وسط ایشیا ، میڈیسن ، یو ایس اے ۔

۳۰ ۔ مجلس ایشیائی موسیقی ، نیویارک ، یو ایس اے

۳۱ ۔ امریکی ادارہ برائے مطالعہ پاکستان ، ونسٹن سالم ، نارتھ کیرولائنا ، یو ایس اے

۳۲ ۔ امریکی تنظیم برائے تحقیقات پاکستان ، فلاڈلفیا ، یو ایس اے

۳۳ ۔ مجلس امریکی اساتذہ ترکی ، چیری ھل ، نیوجرسی یو ایس اے

۳۴ ۔ امریکی ادارہ تحقیقات ترکی ، فلاڈلفیا ، یو ایس اے

۳۵ ۔ تنظیم برائے علاقائی مطالعہ ترکی ، ڈرھم انگلینڈ

۳۶ ۔ انجمن مطالعہ ترکی ، ٹسون ، اے ریزونا ، یو ایس اے

۳۷ ۔ انجمن برائے مطالعہ خلیج عرب ، بالٹی مور ، یو ایس اے

۳۸ ۔ انجمن برائے مطالعہ سوڈان ، ولیمز برگ ، ورجینیا ، یو ایس اے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۹ ۔ امریکی مجلس برائے تحقیقات بغداد ،
شکاگو ، ایس ایس اے ۔

۴۰ ۔ امریکی ادارہ برائے مطالعہ المغرب ، واشنگٹن ، یو ایس اے

۴۱ ۔ مرکز تحقیقات مصر ، امریکہ : نیویارک ، یو ایس اے ۔

۴۲ ۔ امریکی ادارہ برائے مطالعہ یمن ،
رچمونڈ ، ورجینیا ، یو ایس اے ۔

●●●

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com